COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

آدھی عورت آدھا سانپ

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کے خلائی سفر کو آپ نے جس محبت اور دلچسپی سے پسند کیا ہے۔ اس سے میرا بے حد حوصلہ بلند ہوا ہے۔ آپ دوستوں کے سینکڑوں خط مجھے مل رہے ہیں۔ جن میں عنبر ناگ ماریا کے خلائی سفر کو بے حد پسند کیا گیا ہے۔ میں آپ سب دوستوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ خط میرے دوست صوبہ سرحد، سندھ، پنجاب، بلوچستان کے ہر شہر اور دیہات سے مجھے لکھ رہے ہیں۔ یہ میرے لیے بڑے فخر کی بات ہے کہ میرے دوستوں نے عنبر ناگ ماریا کے خلائی سفر کو دل و جان سے پسند کیا ہے۔ دوستو! آپ سب کی دعائیں اور محبت اور خلوص میرے ساتھ رہا تو میں انشاءاللہ آپ کے لیے عنبر ناگ ماریا کی قسطیں اس سے بھی زیادہ مشقت سے لکھتا رہوں گا۔

بس میری ایک ہی گزارش ہے کہ جس دلچسپی سے آپ میری کتابیں پڑھتے ہیں اُسی دلچسپی سے اپنے اسکول کی کتابیں بھی پڑھا کریں۔ کیونکہ میری دلی خواہش ہے کہ آپ پڑھ لکھ کر زندگی میں کامیاب ہوں۔ اور اپنے ماں باپ اور پاکستان کا نام روشن کریں۔ آمین!

تمہارا انکل اے حمید۔

۲۵۴-این راہ چمن سمن آباد۔ لاہور

قیمت ۵۰/- روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں
[illegible]
ناشر: [illegible] مکتبہ [illegible] لاہور
طابع: [illegible] لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

آدھی عورت آدھا سانپ
ناگن انکا
طلسمی ناگ انگوٹھی
انسانی ٹانگوں والا سانپ
آدم خور خلا باز

آدھی رات اور عورت

پُر اسرار بند اہرام کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

عنبر اور ناگ نے اہرام کی تینوں تکونی دیواروں کے ارد گرد گھوم کر دیکھا۔ انہیں اندر جانے کا کوئی راستہ نہ ملا۔ ناگ نے پتھر کے پتلے سے ایک بار پھر پوچھا۔

"یاقوت! یہ بتاؤ کہ تم کو اہرام کے اندر سے جو لہریں آتی محسوس ہو رہی ہیں۔ وہ کسی انسان کی ہیں یا کسی جانور کی ہیں؟"

پتھر کا پتلا بولا۔

"یہ میں نہیں بتا سکتا کہ یہ لہریں انسان کی ہیں کہ نہیں۔ ہاں یہ کسی زندہ جسم کی لہریں ہیں"

ناگ نے عنبر سے مشورہ کیا کہ انہیں اہرام کے اندر جانا چاہیئے کہ نہیں کیونکہ وہ خواہ مخواہ کسی مصیبت میں نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھنسنا چاہتے تھے۔ ناگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اہرام کے اندر کیٹی اور ماریا یا تھیوسانگ میں سے کوئی قید کر دیا گیا ہو۔ اس لیے میرا خیال ہے ہمیں اندر جا کر معلوم کرنا چاہیئے۔ یا پھر ایسا کرتے ہیں کہ تم پتھر کے پتلے کو لے کر اہرام کے باہر ٹھہرو۔ میں زمین کھود کر اہرام کے اندر جا کر دیکھتا ہوں کہ کون ہے"

عنبر نے پہلے تو ناگ کی اس تجویز کو ناپسند کیا مگر جب ناگ نے اسے مجبور کیا تو وہ راضی ہو گیا۔ ناگ نے پتھر کا پتلا عنبر کے حوالے کیا۔ اور اہرام کی ایک شکستہ دیوار کی درز کے نیچے زمین کھودنے لگا۔ ریت بھربھری تھی۔ جلد وہاں ایک سوراخ بن گیا۔

ناگ نے سانپ کی شکل بدلی اور سوراخ میں گھس گیا۔ ریت اس کے آگے سے اپنے آپ ہٹتی جاتی تھی کیونکہ یہ ہزاروں سال پرانی ریت بڑی خشک تھی۔ اہراموں کے بارے میں عنبر ناگ ماریا بہت کچھ جانتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ مصر کے فرعون اپنی لاشوں کو دفن کرنے کے لیے اس قسم کے اہرام بنایا کرتے تھے۔ چنانچہ

ناگ اس دیوار سے داخل ہوا تھا جہاں اس کے اندازے کے مطابق اہرام کا راستہ اس کوٹھڑی میں جاتا تھا۔ جہاں فرعون کی لاش دفن تھی۔

ابھی وہ زمین کے اندر ہی تھا۔ وہ سانپ کی شکل میں زمین کی ریت میں آگے ہی آگے رینگتا چلا جا رہا تھا۔ کافی دور تک رینگنے کے بعد ناگ ایک چھوٹے سے تنگ راستے پر نکل آیا۔ یہ پتھر کی ایک تنگ و تاریک گلی تھی جو اہرام کے اندر بنی ہوئی تھی۔ یہاں گھپ اندھیرا تھا۔ مگر ناگ کو سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ ناگ اس تنگ گلی میں رینگتا چلا گیا۔ آگے گلی ختم ہو گئی اور ایک گہرا کنواں آ گیا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ اہرام کے اندر فرعون اس قسم کے گہرے کنوئیں اس لیے کھودا کرتے تھے کہ اگر ڈاکو اہرام کے اندر چھپا ہوا سونا لوٹنے کے لیے آئیں تو وہ اس کنوئیں میں گر کر مر جائیں۔ ناگ کنوئیں کے کنارے سے ہو کر آگے نکل گیا۔

آگے پھر وہی تاریک گلی شروع ہو گئی۔ کچھ دور جا کر گلی بائیں طرف کو گھوم گئی۔ فضا میں ایسی جڑی بوٹیوں کے تیل کی بو پھیلی ہوئی تھی جو فرعون کی لاشوں پر انہیں ممی بنانے سے پہلے ملا جاتا تھا۔ ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چند گز چلا ہوگا کہ اسے ایک سرسراہٹ سنائی دی۔ پھر اچانک سامنے سے ایک نیلے رنگ کا دھاریدار سانپ اپنا پھن اٹھائے ناگ کے سامنے آگیا۔ اس نے آتے ہی ناگ پر پھنکار ماری اور حملہ کرنے ہی والا تھا کہ ناگ نے ڈانٹ کر کہا۔

"گستاخ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں ناگ دیوتا ہوں؟ تم اپنے دیوتا پر حملہ کرنے لگے تھے؟"

یہ سن کر نیلا سانپ وہیں سُن ہو کر خاموش ہو گیا۔ اس نے فوراً گردن جھکا دی اور خوف سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"مقدس ناگ دیوتا مجھے معاف کر دینا۔ میری سونگھنے کی حس بے حد کمزور پڑ گئی ہے۔ میں اپنے دیوتا کی خوشبو محسوس نہیں کر سکا"

ناگ نے غصے میں کہا۔

"تمہیں اس گستاخی کی سزا ملے گی"

نیلے سانپ نے زمین پر گردن رکھ دی اور گڑگڑا کر بولا۔

"مقدس ناگ دیوتا! مجھے معاف کر دو۔ میری جان بخشی کر دو۔ مجھ سے بھول ہوگئی۔ اگر میری

سونگھنے کی حس خراب نہ ہوتی تو مجھ سے یہ بھلا یہ بھول کیسے ہو سکتی تھی"

ناگ کو بھی اس وقت کسی ایسے سانپ کی ضرورت تھی جو اسے اس اہرام کے بارے میں کچھ بتائے۔ چنانچہ اس نے معاف کر دیا اور بولا۔

"اچھا میں تمہاری اس بھول کو معاف کرتا ہوں۔ یہ بتاؤ کہ یہاں کوئی انسان قید ہے؟"

نیلا سانپ بولا۔

"میرے دیوتا! میں ایک عرصے سے اس اہرام میں رہتا ہوں۔ میں نے کبھی کسی انسان کو یہاں نہیں دیکھا۔ ہاں اس ساتھ والی کوٹھڑی میں جو مٹی کا تابوت ہے اس میں سے کبھی کبھی کسی عورت کے رونے کی آواز آیا کرتی ہے"

ناگ نے کہا۔

"مجھے اس تابوت کے پاس لے چلو"

نیلا سانپ ناگ کو پاس ہی ایک کوٹھڑی تھی وہاں لے گیا۔ اس کوٹھڑی میں ایک پرانا خستہ حال تابوت پڑا تھا۔

نیلا سانپ کہنے لگا۔

"یہ ہے وہ تابوت مقدس دیوتا جس میں سے کبھی کبھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کسی عورت کے رونے کی آواز آتی ہے۔"

ناگ تابوت کو اِدھر اُدھر رینگ کر دیکھنے لگا۔ نیلا سانپ بولا۔

"مقدس دیوتا! آپ یہاں ٹھہریں۔ میں جنوب والی کوٹھڑی میں جا کر دیکھتا ہوں کہ کہیں وہاں سے تو یہ آواز نہیں آتی۔"

یہ کہہ کر نیلا سانپ وہاں سے چلا گیا تھا۔ تابوت کے اندر ایک خستہ اور سوکھی ہوئی ممی پڑی تھی۔ یہ مردہ ممی تھی۔ ناگ باہر نکل کر کوٹھڑی میں اِدھر اُدھر جائزہ لینے لگا کہ عورت کی آواز کہاں سے آ سکتی ہے۔

دوسری طرف نیلا سانپ تیزی سے رینگتا ہوا اہرام کی سیڑھیاں اُتر کر زمین کے اندر ایک ایسے تہہ خانے میں آ گیا جہاں دالان میں کئی ستون تھے۔ ان ستونوں کے درمیان ایک تنگ زینہ نیچے جاتا تھا۔ نیلا سانپ زینہ اُتر کر ایک گول چھت والی کوٹھڑی میں آ گیا۔ یہاں ایک پرانے تابوت کے پاس ایک سرخ آنکھوں والی جوان عورت اپنے بال کھولے بیٹھی تھی۔ اس عورت کا اوپر والا دھڑ عورت کا اور نچلا دھڑ سانپ کا تھا۔

نیلے سانپ نے اس کے سامنے پہنچتے ہی اپنی جون بدلی

لی اور وہ ایک انسان بن گیا۔ اور آدھی عورت سے کہنے لگا

"الکا! تمہارا اندازہ درست نکلا۔ جو سانپ ہمارے اہرام میں آیا ہے وہ ناگ دیوتا ہی ہے۔"

سانپ کے آدھے دھڑ والی عورت کے نیلے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر کہا۔

"یہ ہماری سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ہم دونوں ایک ہزار برس سے جس ناگ دیوتا کا انتظار کر رہے تھے آخر وہ آ گیا۔"

سانپ کے دھڑ والی عورت الکا اپنی جگہ سے رینگ کر تابوت کے پاس آ گئی اور بولی۔

"داکش! اب تمہارا کام یہ ہے کہ ناگ دیوتا کو کسی طریقے سے اس کوٹھڑی میں لا کر اس تابوت کے اندر پہنچا دو۔ اس کے بعد سارا کام میں خود سنبھال لوں گی۔ جاؤ۔ جلدی کرو۔ اگر یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل گیا تو نہ جانے پھر ہمیں کتنی صدیاں اور انتظار کرنا پڑے گا۔"

نیلا سانپ داکش بولا۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔"

سانپ کے دھڑ والی عورت الکا نے پھنکار ایسی آواز نکال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر کہا۔

«کوشش نہیں۔ ناگ دیوتا کو تمہیں ہر حالت میں یہاں لانا ہے۔ فوراً جاؤ۔ نہیں تو تمہاری خیر نہیں ہے»

«ابھی لاتا ہوں الکا دیوی!»

یہ کہہ کر راکشش نے دوبارہ نیلے سانپ کا روپ اختیار کیا اور رینگتا ہوا تیزی سے باہر نکل گیا۔ جب وہ ناگ والی کوٹھڑی میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ناگ نے انسان کی شکل اختیار کر رکھی تھی اور وہ ممّی کے تابوت پر جھکا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ناگ نے نیلے سانپ کو آتے دیکھ کر کہا۔

«تمہیں کسی عورت کا سراغ ملا؟»

نیلے سانپ نے کہا۔

«ہاں مقدس دیوتا! نچلی منزل میں ایک کوٹھڑی ہے۔ اس کوٹھڑی میں ایک تابوت ہے مجھے اس تابوت میں سے کسی عورت کی آواز سنائی دی تھی۔ آپ چل کر دیکھیں»

ناگ سانپ کے ساتھ چل پڑا۔ نیلا سانپ اسے اُسی کوٹھڑی میں لے آیا جہاں تھوڑی دیر پہلے سانپ کے آدھے دھڑ والی عورت بیٹھی تھی۔ اس وقت وہ وہاں پہ نہیں تھی۔ ممّی کا تابوت چبوترے پر پڑا تھا۔ نیلے سانپ

نے کہا۔

«مقدس دیوتا! یہی وہ تابوت ہے جس کے اندر سے مجھے عورت کی آواز سنائی دی تھی»

ناگ نے تابوت کا ڈھکنا اُٹھا کر دیکھا۔ اس میں ایک چوکور شگاف پڑا تھا۔ نیلے سانپ نے مکاری سے کہا۔

«مقدس ناگ! ہو سکتا ہے۔ اس شگاف کے اندر کوئی عورت قید ہو آپ اس کے اندر جا کر پتہ کریں۔ کیا میں بھی آپ کے ساتھ آؤں؟»

ناگ نے کہا۔

«نہیں۔ تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں خود اس کے اندر جا کر معلوم کرتا ہوں»

نیلا سانپ یہی چاہتا تھا کہ ناگ دیوتا اکیلا ہی شگاف کے اندر داخل ہو گیا۔ ناگ نے اُسی وقت سانپ کی شکل اختیار کی اور تابوت میں اُتر کر شگاف کے اندر داخل ہو گیا۔ جونہی وہ شگاف میں غائب ہوا نیلے سانپ نے پلک جھپکنے میں انسان کی جون بدلی اور۔۔

نیلے سانپ نے پلک جھپکنے میں انسان کی جون بدلی اور تابوت کا ڈھکنا فوراً بند کر دیا۔

تابوت کا ڈھکنا بند ہوتے ہی اس کے اندر سے سانپ کی ایک ڈراؤنی پھنکار سنائی دی اور اس کے بعد موت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایسی خاموشی چھا گئی۔ نیلا سانپ راکش وہیں بند تابوت کے پاس بیٹھ گیا۔

ناگ جب شگاف میں داخل ہوا تو وہ سانپ کی شکل میں تھا۔ جونہی وہ شگاف کی دوسری طرف گیا اسے ایک بھیانک پھنکار کی آواز سنائی دی اور ناگ کو یوں لگا جیسے کسی نے اسے کسی چیز میں بند کر دیا ہے۔ ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ اس کی آنکھیں پتھرا سی گئیں اور سارا جسم سُن ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ پتھر کی ایک تنگ بوتل میں بند ہو چکا ہے۔ ناگ نے سانس اوپر کھینچ کر کسی درندے کی شکل اختیار کرنی چاہی تاکہ بوتل توڑ کر باہر نکل سکے مگر اس کا سانس بھی بند ہو چکا تھا۔ اور سانس اندر کو کھینچے بغیر ناگ کوئی بھی شکل اختیار نہ کر سکتا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اور اسے کسی گہری سازش کے تحت یہاں لایا گیا ہے۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

بوتل میں اندھیرا تھا۔ ناگ اپنی جگہ سے ذرا سی بھی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس کا سارا جسم بے حس ہو گیا تھا۔

اسے محسوس ہوا کہ اسے اٹھا کر کسی جگہ لے جایا جا رہا ہے۔ تابوت کے باہر نیلا سانپ راکش اسی طرح خاموش بیٹھا تھا کہ اسے دیوی الکا کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سانپ کی پھنکار ایسی تھی۔

"راکش! مردہ گھر میں پہنچو"

راکش الکا دیوی کا حکم سنتے ہی نیلے سانپ میں تبدیل ہو گیا۔ اور رینگتا ہوا تابوت والی کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔

مُردہ گھر اس پُراسرار اہرام کے سب سے نیچے تھا۔ یہ ایک نیچی چھت اور پتھر کے ستونوں والا بڑا کمرہ تھا۔ جہاں کونے میں انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے پڑے تھے۔ سانپ کے دھڑ والی عورت الکا درمیان میں اس طرح بیٹھی تھی کہ اس کے نچلے سانپ کے دھڑ نے کنڈلی مار رکھی تھی۔ اس کے سامنے نیلے رنگ کی ایک گول چوکی پر دائرہ بنا تھا۔ اس دائرے کے اندر وہ پتھر کی بوتل پڑی تھی جس میں ناگ سانپ کی شکل میں بے حس و حرکت بند تھا۔ نیلا سانپ بھی وہاں آ گیا۔ اس نے انسان کی شکل اختیار کر لی اور ادب سے الکا کی ایک جانب بیٹھ گیا۔

سانپ کے دھڑ والی عورت الکا منتر پڑھنے لگی۔ منتر پڑھتے پڑھتے وہ بیچ میں رُک کر ناگ کی بوتل پر پھنکار ایسی پھونک مار دیتی تھی۔ سات مرتبہ پھونک مارنے کے بعد الکا نے ناگ والی بوتل کو اٹھا کر اس کا ڈاٹ کھول دیا اور اُلٹا کر کے پیچھے ہاتھ مارا۔ بوتل کے اندر ناگ اسی حالت میں لکڑی کی چوکی پر گرا کہ وہ بہت چھوٹا اور باریک سانپ بن گیا ہوا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انکا نے مسکرا کر راکش کی طرف دیکھا اور کہا۔

"راکش! میری ہزار سال کی محنت اب کامیاب ہونے والی ہے۔ میں اس مقدس ناگ دیوتا کو انگوٹھی بنا کر جب اپنی انگلی میں پہنوں گی تو میرا سانپ کا دھڑ عورت کا بن جائے گا۔"

یہ کہہ کر انکا نے ناگ کو چوکی پر سے اٹھا لیا۔ ناگ سب کچھ سن رہا تھا۔ سب کچھ دیکھ رہا تھا مگر وہ بے بس تھا نہ بول سکتا تھا نہ سانس لے سکتا تھا۔ انکا نے ناگ کو اٹھا کر اسے گول انگوٹھی کی طرح کیا اور پھر اپنی انگلی میں پہن لیا ناگ اتنا چھوٹا اور پتلا ہو گیا تھا کہ ایک چھوٹی سی انگوٹھی بن گیا۔ انکا نے ناگ کو انگوٹھی بنا کر اپنی انگلی میں پہنا ہی تھا کہ ایک بجلی سی چمک گئی۔ وہاں روشنی ہوئی اور اس روشنی کے ساتھ ہی انکا کا نچلا دھڑ جو پہلے سانپ کا تھا اب ایک عورت کے دھڑ میں تبدیل ہو گیا۔

انکا نے خوشی سے ایک زوردار پھنکار ماری اور کہا۔

"سامری! سامری! میں نے تجھے شکست دے دی۔ میں آخر ناگن انسان بننے میں کامیاب ہو گئی۔ اب تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں تیرے طلسمی

محل پر قبضہ کرنے آرہی ہوں۔ تیرا جادو اب مجھ پر نہیں چل سکے گا۔"

انکا قہقہے مار کر ہنسنے لگی۔ اس کا ساتھی نیلا سانپ یعنی راکش بھی بہت خوش تھا۔ آخر انکا دیوی دوبارہ عورت کے جسم میں تبدیل ہونے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ ایک ہزار برس پہلے سامری جادوگر نے ان دونوں کو سانپ بنا کر اپنے محل سے نکال دیا تھا کیونکہ انہوں نے اس کے تخت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی اور کہا تھا۔

"انکا! تم آدھی سانپ اور آدھی عورت بن کر قیامت تک زمین پر رینگتی رہو گی۔ راکش بھی سانپ بن جائے گا۔ اب تم کبھی میرے محل کا رخ نہ کر سکو گے۔ نہ تم زندوں میں ہو گے نہ مردوں میں۔ یہی تمہاری سزا ہے۔"

مگر انکا کو ایک جادوگر نے بتا دیا تھا کہ اگر کسی طرح تم ناگ دیوتا کو قابو کر کے اس پر طلسمی منتر پڑھ کر سات بار پھونکو گی تو تم دوبارہ عورت کے روپ میں آ جاؤ گی۔ جادوگر نے کہا تھا۔

"مگر خبردار! ناگ دیوتا کو اپنے سے جدا نہ کرنا اس کی انگوٹھی بنا کر اپنی انگلی میں پہن لینا۔ پھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہارے اندر اتنی طاقت آجائے گی کہ تم پر دنیا
کا کوئی جادو اثر نہ کر سکے گا۔"

الکا نے آدھا سانپ بن کر ایک ہزار سال تک ناگ
کا انتظار کیا تھا۔ اب وہ بڑی خوش تھی۔ اس نے
سے کہا۔

"راکش! چلو۔ ہم سامری کے محل پر قبضہ کرنے
جا رہے ہیں۔ میرے ساتھ آؤ۔"

ایک پھنکار کے ساتھ الکا ناگن بن گئی۔ راکش
سانپ بن گیا۔ اور وہ دونوں ہڈیوں کے ڈھانچوں کے
کے نیچے ایک خفیہ دروازے میں سے گزر کر تاریک سرنگ
میں چلنے لگے۔ اس سرنگ نے ان دونوں کو اہرام کے
پہنچا دیا۔ باہر دن کی روشنی میں آتے ہی وہ اڑن سانپ
بن گئے اور ہوا میں اڑتے ہوئے آسمان میں غائب ہو گئے
وہ سامری کے محل کی طرف جا رہے تھے۔

○

اہرام کے باہر دوسری طرف عنبر بیٹھا تھا۔
ناگ کو اہرام کے اندر گئے کافی دیر ہو گئی تھی۔
اٹھ کر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ پھر اس نے پتھر کے
سے کہا۔

"کیا تم اہرام کے اندر سے ناگ کے جسم کی لہروں
کو آتے محسوس کر رہے ہو؟"

پتھر کے پتلے نے کہا۔

"وہ سانپ کی شکل میں ہے۔ میں اس کے جسم
کی لہروں کو صرف انسانی جسم میں ہی محسوس کر سکتا
ہوں۔"

عنبر سوچنے لگا کہ ناگ نے اتنی دیر کیوں لگا دی؟ جب
اور زیادہ وقت گزر گیا تو اسے تشویش ہوئی۔ وہ اس ریتلے
شگاف کو دیکھنے لگا جہاں سے ناگ سانپ بن کر اندر گیا
تھا۔ یہاں اس نے ناک لے جا کر ناگ کی بو سونگھنے
کی کوشش کی۔ وہ تڑپ کر پیچھے ہٹ گیا اور پتلے
سے بولا۔

"مجھے ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

پتھر کا پتلا باقوت کچھ سوچ کر بولا۔

"ہو سکتا ہے ناگ کسی بند کوٹھڑی میں چلا گیا ہو۔"

عنبر بولا۔

"ناگ چاہے کسی بند کوٹھڑی میں ہی کیوں نہ چلا
جائے اس کے جسم کی خوشبو دیواروں میں سے بھی
آجایا کرتی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پتھر کے پتلے نے کہا۔

"پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"میں اہرام کے اندر جا کر ناگ کو تلاش کروں گا۔"

پتلا خاموش رہا۔ عنبر نے پتلے کو اٹھا کر جیب میں رکھ اور اہرام کے شگاف کے پاس آ گیا۔ یہ بڑا چھوٹا سا شگاف تھا مگر عنبر اس کے اندر ہاتھ ڈال سکتا تھا۔ عنبر نے شگاف میں ہاتھ ڈال کر اس کے اوپر جو بھاری پتھر لگا تھا اسے ایک ہی جھٹکے سے اپنی جگہ سے اکھاڑ ڈالا۔ اس کے بعد تین اور پتھر بھی اکھاڑ ڈالے۔ اب وہاں اتنا راستہ بن گیا تھا کہ عنبر اندر داخل ہو سکتا۔ عنبر اہرام کی دیوار میں گھس گیا۔

دیوار کی دوسری جانب وہی تنگ و تاریک گلی آ گئی جہاں سے ناگ گزر گیا تھا۔ عنبر اندھیرے میں پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا چل رہا تھا۔ آگے کنواں آ گیا۔ عنبر اس سے بچ کر آگے گزر گیا۔ اس کے بعد بائیں جانب وہ کوٹھڑی تھی جس کے اندر تابوت میں ممی بند تھی۔ عنبر نے تابوت کو کھول کر دیکھا۔ ممی مردہ پڑی تھی۔ یہاں ناگ کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی تھی۔ عنبر نے پتلے سے کہا۔

"ناگ یہاں سے ہو کر گیا ہے۔ ہم آگے چلتے ہیں۔"

عنبر کوٹھڑی سے نکل کر آگے روانہ ہوا۔ اہرام میں بھول بھلیاں سی بنی ہوئی تھیں۔ مگر عنبر اہرام کی تمام بھول بھلیوں کو جانتا تھا۔ کیونکہ اس کا بچپن اہراموں کے آس پاس ہی گزرا تھا اور مصر کے اہرام اس کے سامنے تعمیر کیے گئے تھے۔ آگے ایک زینہ نیچے اتر رہا تھا۔ عنبر زینہ اتر کر اس کوٹھڑی میں آ گیا جہاں وہ خالی تابوت پڑا تھا۔ جس کے اندر چھوٹا سا شگاف تھا۔

عنبر نے اس شگاف کو غور سے دیکھا۔ مگر اب اس شگاف کی دوسری جانب ایک پتھر آ گیا تھا۔

"ناگ یہاں سے بھی نہیں گزر سکتا۔ وہ ضرور اسی جگہ کہیں ہے۔"

یہ کہہ کر عنبر نے ناگ کو آواز دینی شروع کر دی۔ اس کی آواز بند اہرام کی فضا میں گھٹ کر رہ جاتی۔ یہاں بھی ناگ کی ہلکی ہلکی خوشبو پھیل رہی تھی۔

عنبر کہنے لگا۔

"اگر ناگ یہاں نہیں ہے تو پھر اس کی خوشبو کہاں سے آ رہی ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پتلے نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ کسی مشکل میں پھنس گیا ہو۔ یہ اہرام جادو کی نگری ہے۔ یہاں فرعونوں نے کئی طلسم کر رکھے ہیں"

عنبر بولا۔

"میں فرعونوں کو بھی جانتا ہوں اور ان کے طلسموں کو بھی۔"

عنبر نے اہرام کے اندر جتنی کوٹھڑیاں اور بھول بھلیاں تھیں ساری کی ساری کھنگال ڈالیں مگر اُسے ناگ کا کوئی سراغ نہ ملا۔ اب آہستہ آہستہ وہاں کی فضا سے ناگ کی خوشبو بھی مدھم پڑتے پڑتے غائب ہونے لگی تھی۔

پتھر کے پتلے نے کہا۔

"عنبر بھائی! میرا خیال ہے ناگ کسی طلسم کا شکار ہو کر یہاں سے اغوا ہو گیا ہے۔ یہاں اسے تلاش کرنا بیکار ہے۔ مجھے بھی اس کے جسم کی لہریں محسوس نہیں ہو رہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں نہیں ہے۔ ہمیں اہرام سے باہر نکل کر اسے تلاش کرنا چاہیئے۔"

عنبر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"ہم اسے باہر کہاں تلاش کریں گے؟ وہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے اس اہرام میں داخل ہوا تھا۔"

پتلا بولا۔

"لیکن اب وہ یہاں نہیں ہے۔ یہاں اسے تلاش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔"

عنبر کچھ دیر خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر وہ اٹھا اور بولا۔

"ٹھیک ہے ہم ناگ کو اہرام سے باہر ڈھونڈیں گے۔"

عنبر اہرام سے باہر آگیا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ چاروں طرف دن کی روشنی پھیلی تھی۔ عنبر بولا۔

"یاقوت! تمہارے خیال میں ہمیں کس طرف کا رُخ کرنا چاہیئے؟"

پتھر کا پتلا کہنے لگا۔

"عنبر بھائی! تمہارا اور ناگ کا تعلق ملک مصر سے ہے۔ اور ملک مصر یہاں سے دُور نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ملک مصر میں جا کر وہاں ناگ کو تلاش کرنا چاہیئے۔"

عنبر کیا جواب دیتا۔ اس کے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اس نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ٹھیک ہے ہم مصر ہی چلتے ہیں"

اور ہم اہرام کو پیچھے چھوڑ کر شہر خرطوم کی طرف روانہ ہو گئے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ ایٹمی جنگ نے شہر کو تباہ کر رکھا تھا۔ کوئی مکان کوئی بلڈنگ سلامت نہیں تھی۔ ہر طرف ملبے کے ڈھیر ہی ڈھیر پڑے تھے۔ لوگ یا تو مر گئے تھے اور اگر کوئی بچا بھی تھا۔ تو وہ جنگل کی طرف نکل گیا تھا۔ عنبر سوڈان کے ملک میں پہلے بھی کئی بار آ چکا تھا دن بھر وہ ملک مصر کی سرحد کی طرف چلتا رہا۔ شام کے قریب ایک جگہ میں اس نے سوڈان کی سرحد عبور کی اور ملک مصر میں داخل ہو گیا۔

مصر اس کا اپنا وطن تھا۔ آج سے ہزاروں برس پہلے وہ اس ملک کے ایک شاہی محل کے قریب دریائے نیل کے ایک مکان میں پیدا ہوا تھا۔ یہاں اہرام کے پاس اس [illegible] کی تعمیر نہیں تھیں۔ [illegible] اب وہاں ان کا نام و نشان [illegible] تک نہ تھا۔

عنبر [illegible] آ گیا۔ یہ تمام [illegible] تھا۔ [illegible] کوئی سراغ [illegible] نہیں تھا۔ [illegible] دیوی نے [illegible] تھا۔ [illegible] اور [illegible]

سوائے تیرتے ہوئے گھاس پھونس کے اور کچھ نہیں تھا۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ دنیا میں ہر شے فانی ہے۔ تاریخ ہمیں یہی سبق سکھاتی ہے۔

شہر کے کچھ فولادی مینار ٹیڑھے ہو گئے ہوئے تھے۔ یہ ایٹمی تابکاری کا اثر تھا۔ عنبر نے سوچا کہ کیوں نہ وہ فرعون کے اہرام میں جا کر دیوی طلالہ سے رابطہ پیدا کر کے اس سے ناگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ عنبر شہر سے نکل کر مصر کے سب سے پرانے اور پہلے اہرام کے پاس آ گیا۔ اس اہرام پر بھی ایٹمی جنگ کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ صرف اس کا دروازہ جہاں سے [illegible] گزر کر اندر جایا کرتے تھے۔ ایک بھاری پتھر گرنے کی وجہ سے آدھا بند ہو گیا تھا۔ عنبر نے پتھر کے پیچھے کو [illegible] دیوی طلالہ کے [illegible] نہ بتایا اور اہرام کے اندر داخل [illegible] گیا۔ جہاں [illegible] دیوی طلالہ نے اس سے خطاب کیا تھا۔

عنبر نے دیوی طلالہ کا نام لے کر [illegible] آواز دی۔ کہ دیوی طلالہ کی روح کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ وہ [illegible] دیوی طلالہ کی روح کو آوازیں دیتا رہا۔ پہلے اس اہرام میں صرف ایک [illegible] دیوی طلالہ کی آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آجایا کرتی تھی ۔ عنبر نے سوچا کہ ہو سکتا ہے ایٹمی جنگ کی تباہی کے بعد دیوی بھی اس دنیا سے چلی گئی ہو ۔ عنبر نے سارے اہراموں میں گھوم کر دیکھا ۔ ایٹمی تابکاری کی وجہ سے اکثر ممیوں کے رنگ سیاہ پڑ گئے تھے اور وہ سیاہ پتھر کی طرح لگ رہی تھیں ۔ ان کی ایسی حالت پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی ۔ پتھر کے پتلے سے نہ رہا گیا ۔ اس نے عنبر سے پوچھ ہی لیا کہ وہ کس کو پکار رہا تھا ؟ عنبر نے کہا ۔

"تمہیں کیا بتاؤں ؟ تم نہیں سمجھ سکو گے "

پتلا کہنے لگا ۔

"عنبر بھائی ! میں سب کچھ جانتا ہوں ۔ یہ جو سیاہ پہاڑ اور چٹانیں تمہیں نظر آ رہی ہیں ان کو تم یونہی مت سمجھو ۔ یہ آندھی اور گونگی بولی نہیں ہیں ۔ کوئی دیکھنے اور سننے والا ہو تو یہ بات بھی کرتی ہیں ۔ انہوں نے ہزاروں برس کی تاریخ کے واقعات کو اپنے سامنے گزرتے دیکھا ہے ۔ میں بھی ان پہاڑوں اور چٹانوں کا ایک حصہ ہوں "

عنبر نے کہا ۔

"تو پھر تم ہی کیوں نہیں بتاتے کہ ناگ کہاں ہے ؟"

پتلا بولا

"کچھ راز ایسے ہیں جو پہاڑوں پر بھی قدرت ظاہر نہیں کرتی ۔ یہ غیب کا علم ہے ۔ اور بعض غیب کے علم ایسے ہیں کہ جو صرف خدا کو ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ اور انسان ان میں دخل نہیں دے سکتے ۔ ہاں میں اس سلسلے میں تمہیں مشورہ دے سکتا ہوں "

"تو پھر تم کیا مشورہ دیتے ہو ؟" عنبر نے پوچھا ۔

پتلا کہنے لگا ۔

"اگر تم کسی پتھر بنی ہوئی ممی سے بات کرو تو ہو سکتا ہے وہ تمہاری رہنمائی کر سکے "

عنبر نے دل میں سوچا کہ پتھر کا پتلا اس سے مذاق کر رہا ہے ۔ پھر خیال آیا کہ چلو یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں ۔ عنبر اہرام کے اندر ایک ایسی ممی کے تابوت کے پاس گیا جو کھلا ہوا پڑا تھا ۔ اس کی ممی کے جسم سے لپٹی ہوئی پٹیاں سیاہ ہو کر پتھر کی طرح سخت ہو گئی تھیں ۔ ممی کا چہرہ بھی پتھر بن چکا تھا ۔ عنبر نے ممی کی طرف دیکھ کر کہا ۔

"اے پتھر ہو چکی ممی ! کیا تم بتا سکتی ہو کہ ناگ اور ماریا کیٹی اس وقت کہاں ہیں ؟"

ممی نے کوئی جواب نہ دیا ۔ عنبر نے ایک پھر اپنے سوال کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دہرایا تو ممی کے سیاہ پتھریلے ہونٹوں میں حرکت پیدا ہوئی
اور اس کے حلق سے خشک آواز نکلی۔

"ماریا کیٹی خلاء میں ہیں، ناگ یہاں سے دور
ایک نیلی وادی میں ہے"

ممی یہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔ عنبر نے سوال کیا۔

"یہ نیلی وادی کہاں ہے؟"

ممی نے کہا۔

"ایک دریا ہے۔ نیل کے دریا جتنا بڑا۔ اس کی
ایک آبشار ہے۔ جو پہاڑ پر سے گرتی ہے۔ اس
پہاڑی کے اوپر ایک محل ہے۔ نیلا محل ــــ وہاں
ناگ ــــ"

اس کے بعد ممی کا منہ بند ہو گیا۔ عنبر نے جلدی سے
پوچھا۔

"ہاں ہاں آگے بولو۔ نیلے محل میں ناگ کہاں
ہے؟"

مگر ممی نے آگے ایک لفظ بھی نہ کہا۔ پتھر کا پتلا کہنے لگا۔

"عنبر بھائی! ہمارے لیے اتنی معلومات ہی بہت
ہیں۔ ممی اب نہیں بولے گی؟"

عنبر وہاں سے ہٹ گیا۔ پتھر کا پتلا ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔

ممی کے ہونٹوں پر تو موت کی خاموشی کی مہر لگ گئی تھی۔

اہرام سے باہر آ کر عنبر نے پتھر کے پتلے سے کہا۔

"یہاں سے دور نیل کے دریا سے بڑا دریا کون
سا ہو سکتا ہے؟"

پتھر کا پتلا کہنے لگا۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے یہاں سے ایک ہزار
میل کے فاصلے پر دریائے زرد بہتا ہے۔ ہو
سکتا ہے ممی نے اسی دریا کا ذکر کیا ہو۔
صرف وہی ایک دریا ہے جو دریائے نیل سے بڑا
ہے"

عنبر نے کہا۔

"کیا کوئی وہاں نیلی وادی بھی ہے یاقوت؟"

پتلا کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر سوچ کر بولا۔

"نیلی وادی شاید اسے اس لیے بھی کہتے ہوں
کہ وہاں نیلے رنگ کی چٹانیں بہت ہیں۔ جب
دوپہر کو سورج کی شعاعیں ان چٹانوں پر پڑتی
ہیں تو ان کے عکس سے ساری وادی میں نیلا
رنگ بکھر جاتا ہے؟"

عنبر نے اچھل کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ بات تم نے پہلے کیوں نہیں بتائی۔ ضرور وہاں کوئی آبشار بھی ہوگی۔ اور پہاڑ کے اوپر محل بھی ہوگا اور ناگ ہمیں وہیں ملے گا۔ ہم آج ہی نیلی وادی کی طرف روانہ ہوتے ہیں"۔

تیلا بولا۔

"اور ماریا کیٹی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"وہ خلاء میں سفر کر رہے ہیں۔ پہلے ہمیں ناگ کا پتہ لگا کر اسے ساتھ لینا ہوگا۔ اس کے بعد ہم خلا کی طرف جانے کے بارے میں سوچیں گے"۔

عنبر اسی روز قاہرہ سے دریائے زرد کی طرف روانہ ہوگیا۔ یہ وہ علاقہ تھا جہاں عنبر نے اپنا بچپن اور جوانی گزاری تھی۔ اور اسے پانچ ہزار سال سے جانتا تھا۔ مگر آج اس کی تباہی دیکھ کر اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی مصر اور اس کا شہر قاہرہ ہے۔ شہر سے پندرہ میل دور ایک صحرائی گاؤں میں عنبر کو ایک اونٹ مل گیا۔ وہ اس پر سوار ہوکر دریائے زرد کو چل پڑا۔

○

ناگن الکا

ماریا، کیٹی اور جیبو سانگ خلاء میں ہیں۔

عنبر پتھر کے پتلے کے ساتھ ناگ کی "تلاش" میں نیلی وادی کی طرف جا رہا ہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ناگ کو چھوٹی سی انگوٹھی بنا کر اپنی انگلی میں پہن لینے کے بعد ناگن قزلی الکا جب سامری کے محل پر حملہ کرنے گئی تو اس پر کیا بیتی؟

ناگن الکا کے ساتھ اس کا ساتھی نیلا سانپ راکش بھی تھا۔ یہ راکش کوئی سانپ نہیں تھا۔ کہ جس کو ایک ہزار برس تک زندہ رہنے کے بعد یہ طاقت مل گئی ہو کہ وہ انسان کا روپ دھار سکتا ہو۔ بلکہ ایک جادوگر انسان تھا۔ اور ایک خاص چلہ کاٹنے کے بعد اس میں اتنی شکتی پیدا ہوگئی تھی کہ وہ سانپ بھی بن سکتا تھا۔ اسی وجہ سے کہ وہ ناگ کو نہیں پہچان سکا تھا کہ وہ دیوتا ہے۔ اگر سانپ ہوتا تو ناگ دیوتا کو ضرور پہچان لیتا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگن الکا عورت کی شکل میں ناگ کی انگوٹھی اپنی انگلی میں پہنے راکش کے ساتھ خرطوم کے پرانے اہرام سے نکل کر فضا میں اُڑ گئی تھی۔ وہ انسانی شکل میں فضا میں اس طرح اُڑ رہی تھی کہ نیچے سے کوئی دیکھے تو یہ سمجھے کہ کوئی عقاب اُڑا جا رہا ہے۔ راکش بھی اس کے ساتھ ہی اُڑ رہا تھا۔ کئی جنگل اور صحرا عبور کرنے کے بعد ناگن الکا کو دور سے ایک پہاڑی پر جادوگر سامری کے عالیشان محل کے نیلے نیلے مینار اور سنہری گنبد دکھائی دیئے۔

ناگن الکا نے راکش سے اُڑتے اُڑتے کہا۔

"راکش ہوشیار ہو جاؤ۔ سامری کی سلطنت کی حد شروع ہو رہی ہے۔"

راکش بولا۔

"الکا دیوی! تم نے ناگ دیوتا کی انگوٹھی پہن رکھی ہے۔ تم پر سامری کا جادو اثر نہیں کرے گا۔"

ناگن الکا نے کہا۔

"لیکن وہ ہم پر حملہ ضرور کرے گا۔ اسے حملہ کرنے دو۔ میں اس کے محل پر قبضہ کرنے

آئی ہوں۔ میں اسے ہمیشہ کے لیے ختم کر دوں گی۔"

ناگن الکا اور راکش جونہی جادوگر سامری کی سلطنت میں داخل ہوئے۔ انہیں ایک زبردست جھٹکا لگا۔ اور وہ اُڑتے اُڑتے اوپر کو اٹھ گئے۔ ان کے پاس اگر ناگ دیوتا کی انگوٹھی نہ ہوتی تو وہ اسی جگہ جل کر بھسم ہو گئے ہوتے۔

ناگن الکا چلا کر بولی۔

"سامری! تیری موت آ رہی ہے۔ میں تمہیں اب زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

اس کے ساتھ ہی سامری کے محل کے گنبد میں سے ایک سرخ شعلہ بلند ہوا۔ یہ شعلہ ایک گیند کی شکل اختیار کرکے تیز رفتاری سے ناگن الکا اور راکش کی طرف بڑھا۔ اور پھر اس شعلے نے ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ناگن الکا نے چیخ کر کہا۔

"راکش! ہمیں کچھ نہیں ہوگا۔ بس تم سانس مت کھینچنا۔"

راکش نے اپنا سانس روک لیا۔ اب جادو کے ذریعے ان کے جسم کے ذروں کے ساتھ ہوا اندر داخل ہو رہی تھی۔ مگر آگ ان پر ذرا بھی اثر نہ کر سکی تھی۔ وہ دونوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بالکل محفوظ حالت میں آگ کے گولے میں سے نکل گئے۔
اب وہ سامری کے محل کے اوپر آ گئے تھے۔
محل کے اندر سے اچانک دو اژدھا اپنے نتھنوں
اور منہ سے آگ خارج کرتے پھنکارتے شور مچاتے
نکلے اور ہوا میں اڑتے ہوئے ناگن الکا اور راکش کی طرف
بڑھے۔ ناگن الکا نے ناگ کی انگوٹھی والا ہاتھ آگے کر
دیا۔ ناگ کے باریک اور مڑے ہوئے جسم میں سے شعاعیں
نکل کر اژدہوں پر پڑیں۔ ایک دھماکہ کے ساتھ ان کے جسم پھٹ
کر فضا میں بکھر گئے۔

ناگ یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا۔

ناگن الکا اور راکش فضا میں سے غوطہ لگا کر نیچے محل
کے صحن میں اتر آئے۔ ناگن الکا نے اپنی سرخ آنکھیں محل
کے شاہی حجرے کی طرف اٹھائیں اور چیخ کر کہا۔

"سامری تیرا آخری وقت آن پہنچا ہے"

اچانک سامری کے محل سے دھماکے کی آواز کے ساتھ
ایک بہت بڑا بھیانک عفریت اچھلتا ہوا نکلا اور اس نے ناگن
الکا کی طرف منہ کھول کر سانس اندر کو کھینچا۔ ناگن الکا نے
راکش سے کہا۔

"میرا ہاتھ پکڑے رہو نہیں تو عفریت کے منہ میں چلے

جاؤ گے۔"

راکش نے لپک کر ناگن الکا کا ہاتھ تھام لیا۔ الکا کے
دوسرے ہاتھ میں ناگ کی انگوٹھی تھی عفریت کے سانس
میں اس قدر کشش تھی کہ ناگن الکا بھی خود بخود اس کی
طرف کھنچنے لگی۔ الکا نے فوراً ناگ کی انگوٹھی والا ہاتھ عفریت
کی طرف کر دیا۔ انگوٹھی میں سے نیلے رنگ کی تیز شعاع
نکل کر عفریت کے جسم پر پڑی۔ ایک اور دھماکہ ہوا اور
عفریت کا جسم پرزے پرزے ہو کر بکھر گیا۔

ناگن الکا نے غضبناک آواز میں نعرہ لگایا۔

"سامری! تیرا کوئی جادو اب مجھ پر نہیں چلے گا۔
اب تو اپنی خیر منا۔ میں حملہ کرنے لگی ہوں۔"

ناگن الکا محل کے دروازے کی طرف لپکی۔ دروازہ
اپنے آپ کھل گیا۔ اور اندر سے سانپوں کا ایک لشکر پھنکارتا
ہوا نکلا اور ناگن الکا کی طرف بڑھا۔ الکا نے یہاں بھی ناگ
دیوتا کی انگوٹھی کو سامنے کر دیا۔ ناگ دیوتا کو انگوٹھی کی شکل
میں دیکھتے ہی سارے کے سارے سانپ وہیں غائب ہو
گئے۔ الکا محل میں داخل ہو گئی۔

محل کے بڑے دروازے پر دو انسان پہرہ دے
رہے تھے۔ ناگن الکا کو دیکھتے ہی وہ اژدھا بن گئے اور پھنکار کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئے الکا کی طرف لپکے۔ الکا نے انگوٹھی کے شعلے
سے انہیں بھی جلا کر راکھ کر دیا۔
اب وہ محل کے بڑے ہال کمرے میں آگئی۔ اس
کے سامنے تخت پر سامری جادوگر بیٹھا تھا۔ اس کے
درباری جادوگر اس کے دائیں بائیں کھڑے تھے۔ ان
کی گردنوں میں زہریلے سانپ پھن اٹھائے جھوم رہے
تھے۔

سامری جادوگر کے جسم پر بھی سانپ لپٹے تھے اور
اس کے ایک ہاتھ میں انسان کی کھوپڑی تھی۔ ناگن الکا
کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ تخت پر اٹھ کھڑا ہوا
اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ اس کے جسم کے ساتھ
لپٹے ہوئے سانپ پھنکارنے لگے۔ سامری نے غضبناک
آواز میں گرج کر کہا۔

"الکا! تجھے تیری موت میرے پاس واپس لے
آئی ہے۔ تو یہاں سے بچ کر واپس نہیں جا
سکتی۔"

ناگن الکا نے بھی چیخ کر کہا۔

"سامری میں تیری موت بن کر تیرے پاس
آئی ہوں۔ تیری زندگی کے دن پورے ہو چکے ہیں۔"

سامری کو طیش آگیا۔ اس نے اپنے جسم سے لپٹے ہوئے
سانپوں کو حکم دیا۔

"اس گستاخ عورت کو ہلاک کر ڈالو۔"

دس بارہ زہریلے سانپ سامری کے جسم سے اچھل
کر الکا کی طرف دوڑے۔ مگر ناگ دیوتا کی انگوٹھی نے
انہیں راستے میں ہی بھسم کر دیا۔ سامری نے یہ ماجرا دیکھا
تو اپنے ہاتھ میں تھامی ہوئی انسانی کھوپڑی کو حکم دیا۔

"اے کھوپڑی! ناگن الکا کو ہڑپ کر لے۔"

کھوپڑی کے منہ سے چیخ بلند ہوئی اور وہ ہوا
میں اڑ کر ناگن الکا کے سر کے اوپر بیٹھ گئی۔ راکش
پیچھے ہٹ گیا۔ ناگن الکا نے چلا کر کہا۔

"راکش! میرے قریب سے مت ہٹنا نہیں تو
مارے جاؤ گے۔"

ناگن الکا نے ناگ دیوتا کی انگوٹھی والا ہاتھ اوپر اٹھا
کر انگوٹھی کو انسانی کھوپڑی کے ساتھ لگا دیا۔ ناگ کے
جسم کا کھوپڑی کے ساتھ لگنا تھا کہ انسانی کھوپڑی چٹاخ
سے چار ٹکڑے ہو کر پیچھے گر پڑی۔ کھوپڑی کے ٹکڑے
فرش پر الگ الگ ہو کر تڑپ رہے تھے۔ پھر وہ
پتھر بن گئے۔ سامری کے ساتھی جادوگروں نے یہ حالت دیکھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو وہاں سے بھاگ گئے۔ کیونکہ سامری کے سارے جادو کے حملے ناکام ہو گئے تھے۔ مگر سامری کے پاس ایک آخری جادو ابھی باقی تھا۔

سامری نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے۔ وہ انسان سے ایک بہت بڑا گدھ بن گیا جس کی آنکھوں اور پنجوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ اس گدھ نے ناگن الکا پر حملہ کر دیا۔ ناگن الکا نے ناگ دیوتا کی انگوٹھی اس کی طرف کر دی۔ انگوٹھی میں سے وہی نیلی روشنی کی شعاع نکل کر گدھ پر پڑی اور گدھ دو ٹکڑے ہو کر فرش پر گرا۔ اور گرتے ہی وہ بہت بڑا سانپ بن کر پھنکارتا ہوا ناگن الکا پر حملہ آور ہوا۔ اس بار الکا نے اس کی طرف انگوٹھی کا اشارہ کیا اور کہا۔

"سامری! یہ تیری زندگی کی آخری گھڑی ہے"

اور اس دفعہ ناگن الکا کے منہ سے بھی ایک سرخ روشنی نکل کر سامری کے جسم پر پڑی اور گدھ کے دونوں ٹکڑوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ سامری انسانی شکل میں آ گیا۔ اور جادو کے زور سے فرش پر سے دس فٹ اوپر کو اچھلا۔ ناگن الکا نے ایک بار پھر اپنے منہ سے نکلی روشنی اس پر پھینکی۔

سامری کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ بھسم ہو کر راکھ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی فضا میں خوفناک ڈراؤنی آوازیں چیخیں بلند ہوئیں۔ اور پھر یہ چیخیں غائب ہو گئیں۔ سامری مر چکا تھا۔

ناگن الکا نے اپنی فتح کی خوشی میں ایک ایسا نعرہ بلند کیا کہ سامری کے محل کی دیواریں ہل گئیں۔ راکش کی طرف دیکھ کر الکا بولی۔

"راکش! ہم نے سامری کو ہلاک کر ڈالا۔ اب میں اس محل کی ملکہ ہوں"

ناگن الکا قہقہے لگاتی تخت پر جا کر بیٹھ گئی۔ اس کو تخت پر بیٹھتے دیکھ کر سامری کے وہ درباری جادوگر جو اس کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے فوراً آ گئے اور الکا کے سامنے سر جھکا دیے۔ الکا نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم مصیبت کے وقت سامری کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔ مگر میں تمہیں معاف کرتی ہوں۔ آج سے تم لوگ میرے درباری بھی ہو اور میرے غلام بھی ہو۔ تم خوب جانتے ہو کہ میں تم سے، تمہارے سامری سے بھی بڑی جادوگرنی ہوں۔ تم اگر میرے غلام بن کر رہو گے تو تمہیں یہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب کچھ ملے گا۔ اگر تم نے بغاوت کرنے کی کوشش کی تو میرے طلسمی سانپ جو محل میں پہرہ دے رہے ہوں گے تمہیں وہیں ایک ایک کر کے ڈس دیں گے۔"

یہ کہہ کر ناگن الکا نے ہوا میں دونوں ہاتھ کھول کر بند کئے تو اس کے دونوں ہاتھوں میں زہریلے سانپ تھے۔ الکا نے ان سانپوں کو فرش پر پھینکا اور کہا۔

"میرے ساتھیو! میرے دوستو! اس محل کی حفاظت اب تمہاری ذمے داری ہے۔ ان لوگوں کی خبر گیری کرنا۔ کسی کے دل میں بغاوت کا خیال بھی آئے تو اسے ڈس کر وہیں ہلاک کر دینا۔"

سارے سانپ ایک ایک کر کے تمام درباری جادوگروں کے پاس گئے۔ ان کے جسموں کو سونگھا اور ادھر ادھر دوڑ کر محل میں پھیل گئے۔ ناگن الکا نے کہا۔

"ان سانپوں نے تمہارے جسموں کی بو سونگھ لی ہے۔ تم مجھے دھوکہ دے کر دنیا میں جہاں بھی جاؤ گے یہ طلسمی سانپ تمہاری بو کے

پیچھے پیچھے وہاں پہنچ کر تمہیں جہنم میں پہنچا دیں گے۔"

ناگن الکا نے سامری کے سارے محل پر قبضہ کر لیا۔ محل کی ساری جادوگر عورتیں، نوکرانیاں، خادمائیں۔ اور جادوگر درباری اور نوکر اس کے آگے آ کر جھک گئے۔ الکا نے راکش کو اپنا وزیر اعظم بنا دیا۔ اس نے محل کے اردگرد ایک طلسم کا دائرہ کھینچ دیا کہ اگر کوئی چڑیا بھی اس دائرے میں داخل ہو تو وہیں جل کر راکھ ہو جائے۔

اسی روز ناگن الکا نے اپنی تاجپوشی کا شاندار جشن منایا اور اپنے سر پر ہیرے جواہرات کا قیمتی تاج پہنا اس کا وزیر راکش یعنی نیلا سانپ اس کے ساتھ ہی تخت پر بیٹھا تھا۔ ناگ الکا کی انگلی سے انگوٹھی بن کر لپٹا یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ اس مصیبت سے عنبر اُسے کیوں کر نجات دلائے گا؟

ناگ کا ذہن اور آنکھیں کام کر رہی تھیں۔ وہ سوچ بھی سکتا تھا اور دیکھ بھی سکتا تھا۔ مگر اپنے چھوٹے سے جسم کو جو انگوٹھی کی طرح مڑا ہوا تھا اور وہ الکا کی انگلی سے لپٹا ہوا تھا، حرکت نہ دے سکتا تھا۔ اگر وہ اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جسم کو حرکت دے سکتا تو ضرور اس کی انگلی سے رینگ کر اُتر جاتا۔

جشنِ تاجپوشی کے بعد رات کو الکا اپنی خوابگاہ میں آ کر لیٹ گئی۔ ناگ کا خیال تھا کہ وہ اپنی انگوٹھی اتار کر کسی ڈبی میں رکھ دے گی مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ کنیزیں الکا کے بالوں کو ریشمی رومال میں لپیٹ رہی تھیں۔ پھر ساری کنیزیں اور خادمائیں چلی گئیں اور الکا اپنے خوبصورت بچھونے پر لیٹ گئی۔ ناگ اس کی انگلی سے لپٹا سوچ رہا تھا کہ وہ کب تک اس قید میں جکڑا رہے گا؟ الکا گہری نیند سو گئی تھی۔ ناگ کو اس کے ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ناگ بول بھی نہیں سکتا تھا۔ اگر وہ بول سکتا تو سانپ کی آواز میں اس طلسمی محل میں رہنے والے سانپوں میں سے کسی کو بلا کر اس سے مدد حاصل کرتا۔ نہ جانے یہ کس قسم کے طلسمی سانپ تھے کہ ناگ دیوتا کی خوشبو کو بھی نہیں سونگھ سکتے تھے۔

ظاہر ہے یہ سارا محل طلسمی تھا اور سانپ بھی جادو کے تھے۔

جب رات آدھی گزر گئی تو اچانک الکا کے خراٹے بند ہو گئے۔ وہ آہستہ سے جاگ کر بچھونے سے نکل کر پلنگ سے نیچے اُتر آئی۔ پلنگ کے پاس ہی ایک پتھر کا بکس رکھا ہوا تھا۔ الکا نے اس بکس کا ڈھکنا کھول کر اس کے اندر پڑا ہوا مور کا پنکھ اُٹھا لیا۔ یہ مور کا پنکھ بھی پتھر کا تھا۔ الکا مور کے پنکھ کو لے کر خوابگاہ کے کونے میں پردے کے پیچھے چلی گئی۔

ناگ اس کی انگلی سے لپٹا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ الکا نے دیوار میں ایک جگہ مور کے پنکھ کو لگایا تو وہاں سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار میں ایک راستہ بن گیا۔ اس کے آگے زینہ بنا ہوا تھا جو نیچے جاتا تھا۔ الکا زینہ اتر گئی۔ ناگ یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ نیچے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کی چھت پر ایک الو کی شکل کا فانوس لگا ہوا تھا۔ اس فانوس میں سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی۔

الکا اس فانوس کے نیچے جا کر کھڑی ہو گئی۔ پھر اس نے فانوس کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔

"افراسیاب! میں نے تیری مدد سے سامری کو شکست دی ہے۔ لیکن مجھے تمہارے بتائے ہوئے راز یعنی اس ناگ دیوتا کی طرف سے پریشانی ہے۔ اگر کسی روز یہ مجھ سے چھین لیا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو میں کیا کروں گی؟"

فانوس میں روشنی جلنے بجھنے لگے۔ فانوس میں سے آواز آئی۔

"انکا۔ تیری بادشاہت اس انگوٹھی سے قائم ہے اگر یہ ناگ دیوتا والی انگوٹھی کسی دوسرے انسان نے پہن لی تو تمہارا جادو ختم ہو جائے گا۔ اور تمہارا نچلا دھڑ سانپ کا بن جائے گا۔"

انکا بولی۔

"پھر میں کیا کروں؟ اس انگوٹھی کو کس جگہ سنبھال کر رکھوں کہ اس پر کسی دوسرے باہر کے انسان کی نظر نہ پڑ سکے؟"

آتو کے فانوس میں سے افراسیاب کی آواز آئی۔

"تم اسے اتار کر میرے فانوس کے اندر چھپا دو۔ وہاں تک کوئی باہر کا انسان نہیں پہنچ سکتا۔"

انکا نے فوراً ناگ والی انگوٹھی اتاری اور اسے آتو کی شکل والے فانوس کے اندر چھپا کر رکھ دیا۔

بولی۔

"اب تم اس کی حفاظت کرنا افراسیاب!"

افراسیاب جادوگر کی آواز آئی۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں اس کی حفاظت کروں گا۔ اب تم سکون کے ساتھ جا کر آرام کرو۔"

انکا بولی۔

"میں اسی لیے تمہارے پاس آئی تھی۔ کیونکہ مجھے انگوٹھی کے کھو جانے کا خیال پریشان کر رہا تھا۔"

یہ کہہ کر انکا تہہ خانے سے واپس اپنی خواب گاہ میں آ گئی۔ اس نے مور کا پنکھ پلنگ کے پاس پتھر کے ڈبے میں بند کر دیا اور آرام سے سو گئی۔

ناگ انگوٹھی کی شکل میں تہہ خانے کے اندر آتو کے فانوس میں خاموش پڑا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اب تو یہاں سے کوئی بھی اسے نہیں نکال سکتا۔

○

دوسری طرف عنبر صحراؤں میں سفر کرتا چلا آ رہا تھا۔ پتھر کا چکلا اس کی جیب میں تھا۔ عنبر اونٹ پر بیٹھا تھا۔ اسے سفر کرتے کئی دن گزر گئے تھے۔ ابھی تک کسی جانب سے بھی اسے مارا۔ کیڑے یا ناگ کی خوشبو محسوس نہیں ہوئی تھی۔ ایک رات بڑے زور کی آندھی آئی۔ صحرا میں ریت کے ٹیلے اڑنے لگے۔ عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اونٹ سے اُتر کر اس کی اوٹ میں کمبل اوپر لے کر بیٹھ گیا۔ جب آندھی تھمی تو اس پر ریت ہی ریت پڑی تھی۔ اس نے ریت کو جھاڑا اور پتھر کے پتلے کو جیب سے نکال کر پوچھا۔

"یاقوت! تمہارا کیا خیال ہے ابھی دریائے زرد کتنی دُور ہوگا؟"

پتھر کے پتلے نے ایک طرف سے ہوا میں موجود ریت کے ذرّوں کو سونگھ کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اگر شمال کی طرف چلتے رہے تو صبح دریائے کے کنارے پہنچ جائیں گے۔"

عنبر اونٹ پر سوار ہوگیا اور سفر شروع کر دیا۔ پتھر کے پتلے کا اندازہ صحیح تھا۔ دن نکلا تو عنبر نے دیکھا کہ سامنے ایک دریا بہہ رہا تھا۔ دریا کے دوسرے کنارے سے دور چھوٹے چھوٹے پہاڑ تھے۔ عنبر نے یاقوت سے کہا۔

"یاقوت! دریا پر تو ہم آگئے ہیں۔ اب مجھے یقین ہے کہ نیلی وادی ان سامنے والے پہاڑوں کے درمیان ہوگی۔"

"ہاں" یاقوت نے کہا۔ "ہمیں اسی طرف سفر کرنا ہوگا۔"

عنبر نے اونٹ کو وہیں چھوڑ دیا اور دریا کو تیر کر پار کیا۔

دریا کی دوسری جانب پتھریلا میدان تھا۔ یہ میدان ختم ہوا تو پہاڑی سلسلہ شروع ہوگیا۔ دریا آگے سے گھوم کر ان پہاڑیوں میں آگیا تھا۔ وادی میں پہنچتے ہی عنبر نے دیکھا کہ وہاں نیلے رنگ کی اونچی اونچی چٹانیں تھیں جن پر دھوپ پڑ رہی تھی اور ساری وادی میں ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ عنبر نے خوش ہو کر کہا۔

"یاقوت! ہم نیلی وادی میں پہنچ گئے ہیں۔ اب آبشار کو تلاش کرنا ہے۔"

وادی میں سفر کرتے ہوئے عنبر پہاڑی کی دوسری طرف آیا تو دیکھا کہ سامنے ایک اونچا پہاڑ تھا جس کی ایک طرف سے آبشار نیچے جھیل میں گر رہی تھی۔ عنبر کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا۔

"یاقوت! یہی ہے وہ آبشار جس کا ذکر ممی نے کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اب ہم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کو ڈھونڈ لیں گے۔"

پھر وہ بولا۔

"لیکن مجھے ناگ کی ہلکی سی خوشبو بھی نہیں آ رہی۔"

پتھر کے پتلے یاقوت نے کہا۔

"ہمیں پہاڑ کے پار چل کر دیکھنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے اُدھر پہنچنے کے بعد ناگ کا کوئی سراغ مل جائے۔"

عنبر نے دوبارہ چلنا شروع کر دیا۔ وہ پہاڑی کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ پھر وہ پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ پہاڑی کی چوٹی پہ عنبر نے آ کر دیکھا کہ دوسری طرف ایک اونچا پہاڑ تھا۔ جس کے اوپر ایک شاندار محل بنا ہوا تھا۔ اس محل کے مینار [illegible] تھے اور گنبد سنہری۔

عنبر نے حیران ہو کر کہا۔

"یاقوت یہ محل تو کسی بادشاہ کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ محل یہاں کہاں سے آ گیا؟ کیا اس محل کے گنبدوں اور میناروں پر ابھی تک بیماری کا کوئی اثر نہیں پڑا۔"

پتھر کا پتلا کہنے لگا۔

"ہو سکتا ہے یہ کوئی طلسمی محل ہو۔"

عنبر نے کہا۔

"تو کیا ناگ اس محل میں پہنچ گیا ہوگا؟"

پتھر کا پتلا کہنے لگا۔

"اگرچہ ممی نے اس محل کا ذکر نہیں کیا، لیکن ہمیں اس محل میں بھی ناگ کو تلاش کرنا ہو گا۔ اس کے باوجود ہمیں اس بات سے خبردار رہنا ہوگا کہ اگر یہ کوئی طلسمی محل ہوا تو ہم پھنس جائیں گے [illegible]"

عنبر بولا۔

"[illegible] میرا تعلق [illegible] ہو گیا تو ہمیں [illegible]"

پتلا کہنے لگا۔

"تم میری فکر نہ کرو [illegible] پتھر کا پتلا [illegible] پتھر سے میں کیا بن جاؤں گا۔ تم خدا کا نام لے کر اس محل کی طرف چلو [illegible]"

[illegible] ناگ [illegible] وہاں پر کسی [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ہے تو تمہاری موجودگی سے جادوگر ہوشیار ہو سکتا ہے اور ناگ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔"

"تو پھر تمہاری کیا رائے ہے؟" عنبر نے پوچھ پتلے سے کہا۔

"تمہیں بھیس بدل کر وہاں جانا چاہیئے"

عنبر کہنے لگا۔

"میں یہاں کس طرح سے بھیس بدل سکتا ہوں۔ جب یہاں تو کوئی دوسرا آدمی نظر نہیں آ رہا کہ میں اس کے کپڑے پہن لوں"

عنبر کے اس سوال کا پتلے نے کوئی جواب نہ دیا۔ عنبر نے خود ہی اپنے ذہن میں طے کر لیا۔ کہ وہ خفیہ طریقہ سے اس محل میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔

پہاڑی سے اتر کر وہ دوسری وادی میں گزرتا ہوا طلسمی محل والے پہاڑ کی طرف بڑھا۔ پہاڑ کی چڑھائی بڑی سیدھی تھی مگر عنبر کے لیے یہ چڑھائی کچھ زیادہ مشکل نہیں تھی۔

وہ پہاڑ کی آدھی چڑھائی چڑھ گیا۔ یہاں ایک کھلی جگہ آ گئی۔ کچھ درخت یہاں سائے کیے ہوئے تھے۔ ایک چشمہ

بھی بہہ رہا تھا۔ عنبر یہاں منہ ہاتھ دھونے کے لیے رک گیا۔ وہ چشمے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اسے انسانی آواز سنائی دی۔ عنبر جلدی سے درختوں کے پیچھے چھپ گیا۔

اس نے دیکھا کہ دو آدمی جنہوں نے لمبے لمبے لبادے پہن رکھے تھے اور سروں پر نیلے رنگ کی ٹوپیاں تھیں باتیں کرتے آ رہے تھے۔ وہ چشمے کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ اور باتیں کرنے لگے۔ ایک نے کہا۔

"فنگش! ہماری ملکہ دیوی الکا کے خلاف اس کا وزیر راکش کوئی سازش کر رہا ہے"

دوسرا آدمی جس کا نام فنگش تھا بولا۔

"جب تک الکا کے پاس طلسمی انگوٹھی ہے اس کا کوئی شخص کچھ نہیں بگاڑ سکتا"

دوسرا آدمی بولا۔

"وزیر راکش اس طلسمی انگوٹھی کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے گا"

فنگش نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"الکا دیوی نے سنا ہے طلسمی انگوٹھی کسی خفیہ جگہ چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔ اب یہ انگوٹھی اس کی انگلی میں نہیں ہوتی ہے۔"

دوسرا آدمی کہنے لگا۔

"ہمیں اس وقت دیوی الکا کی مدد کرنی چاہئے اور اسے مارکش کی سازش سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔"

فنگش نے کہا۔

"ہمیں کیا ضرورت ہے اس جھمیلے میں پڑنے کی۔ ہم شاہی محل کے معمولی غلام ہیں۔ آج تھوڑا وقت ملا تو ایسی طرف کی سیر کرنے نکل آئے ہیں۔ چلو اب واپس محل میں چلتے ہیں۔"

عنبر نے فوراً ایک سکیم تیار کر لی جس پر عمل کرنے کا خیال اسے ان دونوں آدمیوں کی باتیں سننے کے بعد آیا تھا۔

عنبر تیزی سے درختوں کے پیچھے سے نکل کر ان دونوں آدمیوں کی طرف بڑھا۔ ایک آدمی اپنی طرف آتے دیکھ کر فنگش نے خنجر نکال کر عنبر پر پوری طاقت سے پھینکا۔ خنجر عنبر کے سینے پر لگا اور ٹوٹ کر گر پڑا۔

دیر میں عنبر نے ان دونوں کی گردنوں کو اپنے پنجوں میں دبوچ لیا تھا۔ عنبر کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ دونوں آدمیوں کا سانس بند ہونے لگا۔ عنبر نے انہیں اس وقت چھوڑا جب وہ دونوں اگلی دنیا کو رخصت ہو چکے تھے۔ عنبر نے فوراً اپنے کپڑے اتار کر فنگش کے کپڑے پہن لیے۔ لبادہ اوڑھا اور نیلی ٹوپی اپنے سر پر جما لی۔ پتھر کے پتلے کی آواز آئی۔

"یہ سب کچھ تم کس لیے کر رہے ہو عنبر؟"

عنبر نے کہا۔

"میں فنگش بن کر ملکہ الکا دیوی کے محل میں داخل ہوں گا۔ مجھے یقین ہے ناگ اسی محل میں کسی طلسم کے زیر اثر قید ہے۔"

پتلا کہنے لگا۔

"شاید ایسا ہی ہو۔ کیونکہ ممی کبھی جھوٹ نہیں بولتی۔"

عنبر نے دونوں آدمیوں کی لاشیں پہاڑ کے نیچے پھینک دیں اور اب دیوی الکا کے طلسمی محل کے غلام کے لباس میں محل کے دروازے پر پہنچا تو دیکھا کہ محل کے دروازے پر نیلے لبادوں اور نیلی ٹوپیوں والے پہرے دار پہرہ دے رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں لمبی لمبی تلواریں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیں۔ عنبر نے پتلے سے کہا۔

"میں اس محل کے ایک غلام لنگش کے بھیس میں یہاں جا رہا ہوں۔ تم خاموش رہنا۔"

پتھر کے پتلے نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں تمہاری جیب میں خاموش رہوں گا۔"

عنبر محل کے دروازے پر پہنچا تو پہرے دار نے اس کی طرف گھور کر دیکھا اور کہا۔

"تم کو پہلے محل میں نہیں دیکھا۔ تم کون ہو؟"

عنبر نے بڑی بے نیازی اور اعتماد کے ساتھ کہا۔

"اب تم اپنے آدمیوں کو بھی نہیں پہچانتے ہو؟ میں تمہاری شکایت وزیر اعظم راکش سے کروں گا۔"

پہرے دار نے راکش کا نام سن کر جلدی سے کہا۔

"چلو چلو بھائی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ وزیر اعظم سے شکایت کرنے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔"

عنبر مسکراتا ہوا بڑے اعتماد کے ساتھ محل میں داخل ہو گیا۔

طلسمی ناگ انگوٹھی

عنبر نے محل میں داخل ہو کر چاروں طرف دیکھا۔ ایک خوب صورت باغ تھا۔ جس میں چاندی ایسے فوارے چل رہے تھے۔ برآمدے میں سنہری ستون کھڑے تھے۔ کنیزیں باغ میں پھول چن رہی تھیں۔ عنبر نے جیسا لباس پہن رکھا تھا اسی قسم کے لباس دوسرے غلاموں نے بھی پہن رکھے تھے۔ اور وہ مختلف جگہوں پر پہرہ دے رہے تھے۔ عنبر کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس طرف کو جائے اور کہاں جا کر پہرہ دے۔ اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ کوئی اسے اجنبی دیکھ کر شور نہ مچا دے۔ مگر عنبر نے دیکھا کہ کوئی غلام دوسرے غلام سے بات نہیں کر رہا تھا۔ لگتا تھا کہ یہ سب ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں۔

یہ بات عنبر کے حق میں جاتی تھی۔ وہ محل کے دوسرے بڑے دروازے میں سے نکل کر ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھوٹے سے باغیچے میں آگیا۔ جہاں کچھ غلام پتھر ایک طرف ہٹا رہے تھے۔ عنبر بھی وہاں پتھر اٹھانے لگا۔ ایک غلام نے اس کی طرف تعجب سے دیکھا اور کہا

"تم یہاں پتھر کیوں ڈھو رہے ہو؟ تمہارے سینے پر نیلے بٹن ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نیلے بٹن والے غلام محل کے اندر براکش کی خدمت کرتے ہیں؟"

عنبر کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ مگر اس نے بڑے اعتماد سے کہا۔

"میں سب کچھ جانتا ہوں۔ لیکن میں تم سے ہمدردی کی وجہ سے تمہارے کام میں ہاتھ بٹانے آگیا ہوں"

غلام نے کہا

"یہ یہاں کے اصولوں کے خلاف ہے۔ تم یہاں سے ہٹ جاؤ اور محل کے اندر جاؤ۔ نہیں تو ہماری بھی شامت آ جائے گی"

عنبر کو معلوم ہو چکا تھا کہ اسے کہاں جا کر کام کرنا ہے چنانچہ وہ مسکرا کر بولا

"اچھا بھائی! میں اندر ہی چلا جاتا ہوں"

اور عنبر محل کے اندر داخل ہو گیا۔ ایک بات سمجھ گیا تھا کہ یہاں کے غلام ایک دوسرے کی شکلوں کو زیادہ نہیں جانتے۔ ورنہ یہ غلام عنبر کو دیکھ کر ضرور کہتا کہ میں نے تمہیں پہلے یہاں نہیں دیکھا۔

عنبر محل کے دوسرے بڑے دروازے میں سے گزر کر شاہی ہال کمرے میں آ گیا۔ یہاں شاندار ریشمی پردے لہرا رہے تھے۔ جگہ جگہ قالین بچھے تھے جن پر قیمتی صوفے پڑے تھے۔ یہاں غلام ادھر ادھر چل پھر رہے تھے۔ کوئی پھولوں کا گلدستہ لیے جا رہا تھا۔ کسی کے ہاتھ میں پھلوں کا طشت تھا۔ عنبر نے باغیچے میں سے پھول توڑ کر ان کا ایک گلدستہ بنایا اور دوسرے غلاموں کے پیچھے وہ بھی چل پڑا کہ دیکھیں یہ پھول کہاں لے جا رہے ہیں۔

غلاموں نے محل کے ایک دوسرے خالی شاہی کمرے میں پھول گلدان میں جا کر لگا دیئے۔ اتنے میں ایک شاہانہ لباس والا آدمی دوسرے خادموں کے ساتھ وہاں سے گزرا۔ عنبر کو معلوم ہوا کہ یہ وزیر اعظم براکش تھا۔ عنبر نے اس کی شکل ذہن میں بٹھا لی۔ دوپہر تک وہ محل میں کام کرتا رہا۔ شام کو اسے دوسرے غلاموں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ دربار ہال میں جانے کا حکم ملا۔
یہاں پہلی بار عنبر نے ملکہ یعنی الکا دیوی کو تخت پر بڑی شان کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وزیر اعظم راکش اس کے ساتھ ہی تخت پر بیٹھا تھا۔ اور بڑی گہری نظروں سے ملکہ کو تک رہا تھا۔ ملکہ الکا دیوی نے پاس اکیلے جانے کا موقع مل جائے اور وہ راکش درباریوں کے ساتھ کچھ باتیں کیں اور دربار برخاست کر دیا گیا
عنبر اس ٹوہ میں تھا کہ کسی طرح اسے ملکہ الکا دیوی کے کی سازش کے بارے میں اسے بتا کر اس کی ہمدردیاں حاصل کرے اور پھر ناگ کے بارے میں سراغ لگائے
عنبر نے پتھر سے چپکے یاقوت سے مشورہ کیا تو اس نے بھی اسے یہی رائے دی کہ وہ ملکہ الکا کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ عنبر نے کہا۔
"یاقوت! مجھے ابھی تک محل میں ناگ کی خوشبو کسی جگہ سے نہیں آئی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر ناگ اس محل میں ہے تو پھر اس کی خوشبو مجھے کیوں نہیں آ رہی ہے؟"
یاقوت بولا۔
"عنبر! تم بھول رہے ہو کہ یہ طلسمی محل ہے اسم اعظم کی مٹی کے جھونکے نہیں ہوا تھا۔ ناگ ضرور

اسی محل میں کسی جگہ قید ہے اور طلسم کی وجہ سے اس کی خوشبو ہم تک نہیں پہنچ رہی۔ تم ملکہ سے ملاقات کرنے کی کوشش کرو۔"
عنبر نے کہا۔
"اگر میں نے ملکہ سے کہا کہ اس کا وزیر اعظم اس کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ تو وہ کہے گی کہ میرے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟"
یاقوت نے کہا۔
"تو پھر پہلے کوئی ثبوت حاصل کرو"
پتھر کچھ سوچ کر بولا۔
"تم ایسا کرو کہ مجھے ملکہ الکا کے سامنے جا کر پیش کرو اور کہو کہ تم کو یہ پتھر کا پتلا باغ میں پڑا ملا۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا۔"
عنبر نے کہا۔
"یاقوت! ایک بار پھر سوچ لو۔ کہیں تم پہ کوئی مصیبت نہ آ جائے۔"
پتلا کہنے لگا۔
"میرے ذہن میں ایک منصوبہ آیا ہے۔ تم بے فکر ہو کر وہی کرو جیسا میں تمہیں کہہ رہا ہوں"
"ٹھیک ہے تمہاری مرضی!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے پتلے کو جیب میں رکھا اور ملکہ الکا کے کمرے
کی طرف بڑھا۔ الکا دیوی کے کمرے کے باہر دو کنیزیں
تلواریں لیے پہرہ دے رہی تھیں۔ عنبر نے قریب جا کر
کہا۔

"میں ملکہ سلامت سے ملنا چاہتا ہوں۔"

کنیز نے اسے گھور کر دیکھا اور کہا

"تمہیں ملکہ سلامت سے کیا کام آپڑا ہے۔
تم ایک غلام ہو۔ غلام کو ملکہ سے ملاقات کی اجازت
نہیں ہے۔"

عنبر نے کہا

"میرا ملکہ الکا سے ملنا بہت ضروری ہے۔"

دوسری کنیز نے تلوار اٹھائی اور اونچی آواز میں
کہا۔

"اگر تم یہاں سے نہیں جاؤ گے تو میں تمہاری
گردن اڑا دوں گی۔"

عنبر نے بھی چیخ کر کہا۔

"میرا ملکہ سے ملنا ضروری ہے۔ میں ملکہ سے
ملاقات کر کے یہاں سے ٹلوں گا۔"

شور مچا تو اندر ملکہ الکا کو پتہ چل گیا۔ اس نے

کہا۔

"یہ باہر کون ہے؟ یہ کیسا شور ہے؟"

ایک کنیز نے آکر کہا۔

"ملکہ سلامت! ایک غلام آپ سے ملنا چاہتا
ہے وہ کہتا ہے کہ میں آپ سے کوئی ضروری
بات کرنا چاہتا ہوں۔"

ملکہ الکا نے کہا۔

"اسے اندر آنے دو۔"

عنبر کو ملکہ نے اپنے کمرے میں طلب کر لیا۔ اور اس
کی طرف غور سے دیکھ کر پوچھا

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

عنبر نے کہا

"ملکہ سلامت! میں تنہائی میں آپ کو ایک ضروری
بات بتانا چاہتا ہوں۔"

ملکہ الکا دیوی نے تمام کنیزوں کو وہاں سے چلے
جانے کا حکم دیا۔ جب ساری کنیزیں چلی گئیں اور کمرہ
خالی ہو گیا تو ملکہ نے پوچھا

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

عنبر نے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ملکہ سلامت! میں آپ کا ادنیٰ غلام ہوں۔ لیکن میں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص آپ کو نقصان پہنچائے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو صاف صاف کہو" ملکہ نے ڈانٹ کر کہا۔

عنبر نے جیب سے پتھر کا پتلا نکال کر ملکہ کو دیا اور کہا۔

"ملکہ سلامت! مجھے محل کے باغ میں یہ پتھر کا پتلا ملا ہے۔ یہ بولتا ہے۔ دیکھتا ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ محل میں آپ کے خلاف وزیر اعظم خطرناک سازش کر رہا ہے۔"

ملکہ الکا کی تیوری چڑھ گئی۔ اس نے عنبر کی طرف تیز سرخ آنکھوں سے دیکھا اور کہا۔

"تم کیا بکواس کر رہے ہو؟"

عنبر نے کہا۔

"ملکہ سلامت! میں آپ کا غلام ہوں۔ مگر آپ اس پتلے سے خود بات کر کے معلوم کر لیں۔ مجھے خود اس پتلے کی باتوں پر اعتبار نہیں آ رہا تھا۔ اسی لیے میں اسے آپ کے پاس لے آیا

ہوں کہ آپ خود اس سے بات کر لیں۔"

ملکہ الکا نے پتلے کی طرف غور سے دیکھا۔ پھر اسے کہا۔

"کیا تم بات کر سکتے ہو؟"

پتلا بولا۔

"ہاں ملکہ سلامت! میں بات بھی کر سکتا ہوں اور میں آپ کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنے یہاں آیا ہوں۔"

"تمہیں کس نے بھیجا ہے؟" ملکہ الکا نے پوچھا۔

پتلا بولا۔

"مجھے دیوتا جوتام نے بھیجا ہے جو پتھروں کا دیوتا ہے۔ پہاڑوں اور چٹانوں کا دیوتا ہے۔ آپ کی زندگی خطرے میں ہے۔ آپ کا وزیر اعظم داکش آپ کے خلاف زبردست سازش تیار کر رہا ہے۔"

ملکہ الکا بولی:

"تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟"

پتھر کے پتلے نے کہا۔

"آپ داکش کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں۔ آپ کو

خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہم جھوٹ نہیں بولا
کرتے۔"

الکا دیوی نے کہا۔

"بہت خوب۔ میں اس کی تحقیق کر لوں گی۔ اس
وقت تک تم میرے پاس رہو گے"

پتلے نے کہا

"مجھے منظور ہے۔ میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔
آپ مجھے اپنے پاس رکھ سکتی ہیں"

لیکن الکا نے پتھر کے پتلے کو اٹھا کر اسی ڈبے میں رکھ
لیا۔ جہاں پہلے ہی پتھر کا مور کا پنکھ پڑا تھا۔ الکا دیوی چونکہ
تھا جس کو خواب گاہ کی دیوار پر لگا دیتے تھے۔ وہاں عنبر
تعینات ہو جانے والا راستہ بند ہو گیا تھا۔

ملکہ نے عنبر سے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"میرا نام عنبر ہے ملکہ سلامت! میں آپ کا غلام
ہوں"

ملکہ بولی۔

"دیکھو جو باتیں یہاں ہوتی ہیں ان کا ذکر باہر کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے مت کرنا"

پھر کچھ سوچ کر ملکہ نے کہا۔

"عنبر! تم میری خواب گاہ کے باہر پہرہ دیا کرو
گے۔ آج سے میری خواب گاہ کے باہر کنیزوں
کی جگہ پر تم پہرہ دو گے"

عنبر نے جھک کر کہا۔

"جو حکم ملکہ سلامت!"

عنبر کو خواب گاہ کے باہر پہرے پر لگا دیا گیا۔
ملکہ الکا پتلے کی باتوں سے پریشان ہو گئی تھی۔ اسے
اپنے وزیر اعظم پر پہلے ہی شک تھا۔ اب جب
جادو کے پتلے نے اسے سازش کے بارے میں آگاہ
کیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ افراسیاب سے مشورہ
کرے گی۔ چنانچہ رات کو اس نے پتھر کے ڈبے میں
سے مور کا پنکھ نکالا۔ پتلا اسے دیکھ رہا تھا کہ ملکہ نے
مور کا پنکھ نکالا ہے۔ ملکہ الکا سیدھی تہہ خانے میں
گئی اور اس نے اُلّو کے فانوس کی طرف منہ کر کے افراسیاب
کو آواز دی۔ افراسیاب نے پوچھا۔

"مجھے کس لیے پکارا ہے تم نے الکا؟"

الکا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ایک پتھر کا پتلا میرے پاس آیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ میرا وزیرِ اعظم راکش میرے خلاف سازش کر رہا ہے۔ کیا یہ خبر درست ہے افراسیاب؟"

افراسیاب نے کہا۔

"ہاں۔ میں خود چاہتا تھا کہ تم میرے پاس آؤ اور میں تمہیں یہ بات بتاؤں۔ راکش تمہارے خلاف سازش کر رہا ہے"

ملکہ الکا کو غصہ آگیا۔ اس نے کہا۔

"میں اِسے زندہ نہیں چھوڑوں گی"

افراسیاب بولا۔

"یہ تم بھی خوب جانتی ہو کہ راکش طلسمی آدمی ہے اور وہ سانپ بن کر فرار ہو سکتا ہے۔ اس لیے تم اِسے آسانی سے ہلاک نہیں کر سکتی ہو"

ملکہ الکا نے کہا۔

"تو کیا میں اسے اجازت دے دوں کہ وہ میرے خلاف سازش کرے اور میری ناگ دیوتا کی انگوٹھی اڑا کر لے جائے"

افراسیاب بولا۔

"اگر وہ یہاں انگوٹھی لینے آیا تو میں اپنے طلسم سے اِسے ہلاک کر ڈالوں گا۔ تم انگوٹھی کی طرف سے کوئی فکر مت کرو۔ ہاں راکش سے ہوشیار رہو"

ملکہ الکا نے کہا۔

"میں اِسے پتھر کی چاردیواری میں بند کر دوں گی جہاں وہ نیلا سانپ بن کر قید ہو جائے گا۔ اور کبھی باہر نہیں نکل سکے گا"

"اگر تم یہی کرنا چاہتی ہو تو کر سکتی ہو۔ لیکن اطمینان رکھو وہ یہاں آ کر ناگ دیوتا کی انگوٹھی کبھی نکال کر نہیں لے جائے گا"

الکا خوش ہو کر وہاں سے اپنی خواب گاہ میں آگئی۔ دوسرے روز ملکہ الکا نے عنبر کو طلب کیا۔ وہ وزیرِ اعظم کو پتھر کے تہہ خانے میں بند کرنے کے لیے عنبر سے مدد لینا چاہتی تھی۔ کیونکہ یہی ایک غلام تھا جس کو سازش کے بارے میں علم تھا۔ عنبر آیا تو ملکہ نے کہا۔

"عنبر! اگر تم میرے وفادار غلام ہو تو غدار راکش کو پتھر کے تہہ خانے میں بند کرنے میں میری مدد کرو۔ میں تمہیں اپنا خاص غلام بنا لوں گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور تجھے بہت انعام دوں گی۔"
عنبر نے ادب سے جھک کر کہا۔

"ملکہ سلامت! میرے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میں آپ کے کام آؤں۔ مجھے انعام کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ آپ کی مدد کرتے ہوئے اگر میری جان بھی چلی جاتی ہے تو مجھے کوئی دکھ نہیں ہوگا۔"

ملکہ الکا اپنے غلام عنبر کی اس بات پر بڑی خوش ہوئی اس نے کہا۔

"تو سنو! میں پتھر کی کوٹھڑی کا معائنہ کرنے کے بہانے وزیر اعظم راکش کو ساتھ لے کر وہاں جاؤں گی۔ تم میرے غلام خاص بن کر میرے ساتھ جاؤ گے۔ پھر پتھر کی کوٹھڑی میں پہنچ کر تم وزیر اعظم راکش کو باتوں میں لگاؤ گے اور میں اس پر جادوئی منتر پڑھ کر پھونکوں گی جس سے وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم کوٹھڑی کو بند کر کے وہاں سے آجائیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"میں آپ کا ہر حکم بجا لاؤں گا ملکہ سلامت!"

"شاباش! اب تم میرے دوسرے حکم کا انتظار کرو۔"

عنبر آداب بجا لاکر ملکہ الکا کی خواب گاہ سے باہر آ کر پہرہ دینے لگا۔

اصل میں ملکہ الکا نے ایک چال چلی تھی۔ وہ ایک تیر سے دو نشانے مارنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ عنبر کو اس راز کا علم ہو جائے کہ ملکہ نے وزیر اعظم راکش کو سنگ مرمر کی کوٹھڑی میں بند کر کے مار ڈالا ہے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عنبر کو بھی کوٹھڑی میں بند کر دے گی تاکہ یہ راز کوٹھڑی میں عنبر کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائے۔

دوسرے دن شام کو ملکہ الکا نے عنبر کو طلب کیا۔ اس کے کمرے میں وزیر اعظم راکش بھی اپنے شاہی لباس میں موجود تھا۔ ملکہ نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"راکش! عنبر میرا غلام بھی میرے ساتھ کوٹھڑی میں جائے گا۔ اگر وہاں کوئی دیوار شکستہ ہوئی تو یہ اس کی مرمت کر دے گا۔ تم تو جانتے ہو کہ سنگ مرمر کی یہ کوٹھڑی ہمارے محل کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سلامتی کے لیے بہت ضروری ہے۔"

وزیر اعظم نے کہا۔

"آپ نے بجا فرمایا ملکہ سلامت! چلیے۔ چل کر سنگ مرمر کی کوٹھی کا معائنہ کرتے ہیں۔"

ملکہ انکا اور وزیر اعظم راکش سنگ مرمر کی کوٹھی کی طرف چل پڑے۔

عنبر ان کے پیچھے تھا۔ کئی راہ داریوں سے گزر کر وہ محل کی نچلی منزل میں آ گئے۔ یہاں ایک پتھر کا دروازہ بنا ہوا تھا۔ ملکہ انکا نے خفیہ بٹن کو دبایا تو پتھر کی دیوار ایک طرف کھسک گئی۔ وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ عنبر نے دیکھا کہ یہ سنگ مرمر کی ایک چھوٹی سی کوٹھڑی تھی جہاں کوئی روشن دان یا کھڑکی نہیں تھی۔ ملکہ جھوٹ موٹ کوٹھڑی کا معائنہ کرنے لگی۔

وزیر اعظم راکش ایک جگہ کھڑا تھا۔ ملکہ انکا نے عنبر کو اشارہ کیا۔ عنبر نے وزیر اعظم سے کہا۔

"حضور انور! مجھے اس کونے میں ایک جگہ پتھر اکھڑا ہوا لگتا ہے۔ ذرا دیکھیں تو۔"

وزیر اعظم راکش کو ابھی تک سازش کا ذرا سا بھی علم نہیں ہوا تھا۔ وہ عنبر کے ساتھ کونے کی طرف جا کر وہاں

جھک کر پتھروں کو تکنے لگا۔ اچانک ان کے پیچھے کھٹاک کی آواز سے کوٹھڑی کی پتھر کی دیوار بند ہو گئی۔ عنبر اور وزیر اعظم نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ دیوار بند ہو چکی تھی۔

عنبر کو اب پتہ چلا کہ ملکہ انکا نے اس کے ساتھ بھی دھوکہ کیا تھا۔ وزیر اعظم نے دیوار میں ایک طاق میں ہاتھ ڈال کر بٹن دبایا۔ مگر پتھر کی دیوار اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ ملکہ انکا دیوی اتنی بے وقوف نہیں تھی۔ اس نے باہر سے خفیہ بٹن کاٹ کر اندر والے بٹن کو بے کار بنا دیا تھا۔ اب وہ دونوں اندر بند ہو چکے تھے۔ اور باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

وزیر اعظم راکش نے گھور کر عنبر کی طرف دیکھا اور کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم بھی ملکہ کی سازش میں شریک تھے۔"

عنبر نے کہا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے حضور انور۔"

راکش نے غصے میں کہا۔

"اگر یہ بات نہیں تھی تو تم مجھے کونے کی طرف ٹوٹا پتھر دکھانے کیوں لے گئے تھے جبکہ وہاں کوئی پتھر ٹوٹا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوا نہیں ہے۔ ظاہر ہے تمہیں ملکہ نے ایسا کرنے
کے لیے کہا ہوگا۔ تاکہ میں اس سے کچھ دور
ہو جاؤں۔ لیکن تم ملکہ کی دوہری چال کا شکار
ہو گئے۔"

عنبر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو حضورِ انور! مگر اب
ہمیں یہاں سے نکلنے کے بارے میں
سوچنا چاہیئے۔"

وزیرِ اعظم راکش بولا۔

"بکواس بند کرو غدار! پہلے میں تم کو تمہاری
غداری کی سزا دوں گا۔ اس کے بعد یہاں سے
نکلنے کے بارے میں سوچوں گا۔"

عنبر خاموش نظروں سے راکش کی طرف دیکھ رہا تھا
بھلا یہ شخص عنبر کو کیا سزا دے سکتا تھا۔ راکش
نے کہا۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میرے خلاف
خوفناک سازش کرنے کی سزا موت ہے۔ مرنے
کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

عنبر نے کہا۔

"میں تیار ہوں۔ حضورِ انور!"

وزیرِ اعظم راکش اسی وقت نیلا سانپ بن گیا۔ عنبر
بڑا حیران ہوا کہ یہ شخص بھی سانپ بن سکتا ہے۔
پھر اس نے سوچا کہ یہ جادو کا کرشمہ ہوگا۔ وہ دیوار
کے پاس خاموش کھڑا رہا۔ راکش نیلے سانپ کی شکل میں
پھن اٹھائے پھنکارتا ہوا عنبر کی طرف بڑھا اور اس نے
اچھل کر بڑے غصے کے ساتھ عنبر کی گردن پر ڈس
دیا۔ عنبر نے اپنی گردن کو جان بوجھ کر سخت نہیں کیا تھا۔
نیلے سانپ کے دانت عنبر کی گردن میں گھس کر زہر داخل
کر چکے تھے۔ مگر یہ زہر وہیں سے باہر نکل کر بہہ گیا۔ وزیر
اعظم راکش فوراً انسان بن گیا اور بولا۔

"غدار غلام! اب تم اپنے انجام کو پہنچ جاؤ
گے۔"

عنبر نے سوچا کہ اس شخص کے پاس اگر جادو ہے
تو یہ ضرور کسی جادو کے ذریعے یہاں سے نکل جائے
گا۔ مرنے کا بہانہ بنا کر یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ یہاں سے
کیسے باہر جاتا ہے۔ چنانچہ عنبر دھڑام سے فرش پر گر
پڑا اور یہ ظاہر کیا کہ وہ مر گیا ہے۔
راکش نے عنبر کو جھک کر دیکھا۔ جب اسے تسلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو گئی کہ عنبر مر گیا ہے تو وہ کوٹھڑی کی دیواروں کو ٹٹولنے لگا۔ وہ سانپ بن کر وہاں کسی سوراخ سے باہر نکل جانا چاہتا تھا۔ مگر یہ سنگ مرمر کی دیواروں والی بند کوٹھڑی تھی۔ وہاں کوئی معمولی سا بھی سوراخ نہیں تھا۔ راکش نے سانپ کا روپ دھار کر بھی دیواروں کو جگہ جگہ سے ٹٹولا مگر اسے فرار ہونے کا کوئی راستہ نہ ملا۔ راکش دوبارہ انسانی شکل میں آ گیا اور ایک جگہ فرش پر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ عنبر آدھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ راکش کے پاس صرف ایک ہی جادوئی منتر ہے جس کے زور سے وہ صرف سانپ بن سکتا ہے۔ اس کے سوا وہ کوئی جادو نہیں جانتا۔ لیکن ایسی بات نہیں تھی۔

وزیر اعظم راکش کے پاس ایک اور خفیہ منتر بھی تھا جس کو وہ فرش پر بیٹھا یاد کر رہا تھا۔ جب اسے منتر پورے کا پورا یاد آ گیا۔ تو اس کا چہرہ خوشی سے مسکرا اٹھا۔ اس نے منتر پڑھ کر ایک جگہ دیوار پر پھونک ماری تو دیوار میں شگاف بن گیا اور راکش اس شگاف میں سے باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی شگاف پھر بند ہو گیا۔

عنبر جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کم بخت شگاف بند

ہو چکا تھا۔ عنبر نے اس جگہ پتھر کو دوسری طرف دھکیلا۔ پتھر اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلا۔ لیکن عنبر نے ابھی اپنی پوری طاقت استعمال نہیں کی تھی۔ پھر اس نے اپنی پوری طاقت کو کام میں لاتے ہوئے پتھر کو زور سے دھکیلا تو وہ دوسری طرف لڑھک گیا۔ وہاں وہی شگاف دوبارہ نمودار ہو گیا۔

عنبر جلدی سے باہر نکل گیا۔ اس نے باہر نکلتے ہی پتھر کو اٹھا کر اس کی جگہ پہ جوڑ کر شگاف کو بند کر دیا۔ عنبر نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹی سی تاریک سرنگ میں کھڑا ہے۔ جس کی ایک جانب پانی کی نالی بہہ رہی ہے۔ سرنگ کی چھت اتنی نیچی تھی کہ عنبر کو جھک کر چلنا پڑ رہا تھا۔

کافی آگے جا کر سرنگ میں ایک زینہ یعنی سیڑھیاں آ گئیں۔ ان سیڑھیوں میں گھپ اندھیرا تھا مگر عنبر ہر شے دیکھ رہا تھا۔ سیڑھیاں اوپر ایک جالی دار دروازے پہ جا کر ختم ہو گئیں۔ راکش اس جالی دار دروازے میں سے سانپ بن کر نکل گیا تھا۔

عنبر سانپ نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن اس نے اپنی غیر معمولی طاقت کے ذریعے جالی دار دروازے کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک طرف سے کھول دیا اور دوسری طرف نکل گیا۔
وہ محل کے عقبی باغ میں ایک جگہ جھاڑیوں میں
باہر نکل آیا۔ عنبر نے سوچا کہ اسے وزیر اعظم راکش
کے پاس جاکر اس سے ملکہ الکا کے طلسم کا راز معلوم
کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس
طرح سے طلسم ٹوٹ جائے اور ناگ اگر محل میں کسی جگہ
قید ہے تو اپنے آپ باہر آجائے۔

عنبر وزیر اعظم راکش کے کمرے کی طرف بڑھا۔
راکش کا شاہی کمرہ محل کے کونے میں تھا۔ اس کے
دروازے پر زبردست پہرہ تھا۔ عنبر پیچھے کی جانب
کھڑکی کے پاس آگیا جو لوہے کی تھی اور بند تھی۔ عنبر
نے دونوں ہاتھ کھڑکی کے پٹ پر ساتھ رکھ کر اندر
کو جھٹکا دیا تو کھڑکی کے فولادی پٹ اکھڑ کر دوسری
طرف گر پڑے۔ چھناکے کی آواز پیدا ہوئی۔

راکش اپنے کمرے میں دو غلاموں کے پاس کھڑا
کچھ بات کر رہا تھا۔ اس نے چونک کر کھڑکی کی طرف
دیکھا۔ عنبر چھلانگ لگا کر اندر کود گیا۔ راکش پہلے
تو عنبر کو زندہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس نے تو اسے
ڈسا تھا۔ پھر یہ زندہ کیسے بچ گیا؟ پھر اس نے

غلاموں کو حکم دیا۔

"اس کے ٹکڑے کر دو۔"

حبشی غلام تلواریں لے کر عنبر پر ٹوٹ پڑے۔ عنبر
کے جسم پر تلواروں کے وار پڑنے لگے۔ مگر عنبر کے
جسم کو خراش تک نہ آئی۔ راکش بت بنا یہ عجیب و
غریب منظر دیکھ رہا تھا۔ یہ منظر عنبر راکش کو دکھانا
چاہتا تھا تاکہ اسے عنبر کی خفیہ طاقت کا علم ہو سکے۔
جب حبشی غلاموں کی تلواریں ٹوٹ گئیں تو عنبر نے
کہا۔

"راکش! تم اپنے محل کی ساری تلواریں آزما
کر دیکھ لو۔ مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ بالکل
اسی طرح جس طرح مجھ پر تمہارے مہلک زہر
کا کوئی اثر نہیں ہوا۔"

وزیر راکش سمجھ گیا کہ یہ شخص کوئی بہت بڑا
جادوگر ہے۔ اس نے ہاتھ بلند کر کے کہا۔

"رک جاؤ۔"

حبشی پہلے ہی ٹوٹی ہوئی تلواروں کے دستے
ہاتھ میں لیے پریشان کھڑے تھے۔ راکش نے انہیں
کمرے سے نکل جانے کا حکم دیا۔ حبشی غلام باہر چلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئے۔ تو راکش نے عنبر کے قریب آ کر کہا
"تم ـــــ تم نے یہ جادو کہاں سے سیکھا؟"
عنبر نے مسکرا کر کہا۔
"یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا"
راکش بولا۔
"کیا تم مجھے یہ جادو نہیں بتا سکتے۔ میں۔ میں تمہیں اپنا وزیر اعلیٰ بنا لوں گا میں وعدہ کرتا ہوں۔ تمہیں دولت سے مالا مال کر دوں گا"
عنبر نے کہا۔
"میں جتنی چاہے دولت پیدا کر سکتا ہوں۔ مجھے تمہاری دولت کا لالچ نہیں ہے"
راکش نے کہا۔
"تو پھر ایسا کرو کہ ـــــ میں تمہیں اپنا خفیہ منتر بتائے دیتا ہوں جس کو پڑھ کر تم سانپ بن سکو گے اور تم مجھے اپنا منتر بتا دو ـــــ"
عنبر نے کہا۔
"یہ سب کچھ تم کس لیے کر رہے ہو؟"

راکش بولا۔
"میں ملکہ الکا سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ میں اس محل پر قبضہ کرنا چاہتا ہوں"
عنبر نے کہا۔
"تو تم ملکہ کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کیوں نہیں کر لیتے؟"
راکش بولا۔
"میں ایسا نہیں کر سکتا۔ ملکہ الکا کے پاس جب تک طلسمی انگوٹھی موجود ہے کوئی اسے ہلاک نہیں کر سکتا"
عنبر نے پہلے بھی طلسمی انگوٹھی کا ذکر سنا تھا۔ اب جب راکش نے اس کا نام لیا تو اس نے پوچھا۔
"یہ طلسمی انگوٹھی کیا چیز ہے اور کہاں ہے؟"
راکش نے کہا۔
"یہی تو مجھے معلوم نہیں کہ طلسمی انگوٹھی ملکہ نے کس جگہ چھپا کر رکھی ہے۔ پہلے وہ اسے اپنی انگلی میں پہنا کرتی تھی مگر اب اس نے یہ انگوٹھی کسی خفیہ جگہ رکھ دی ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کہنے لگا۔

"دیکھو داکش! تم میری طاقت سے واقف ہو چکے ہو تم پر یہ راز کھل گیا ہے کہ تم اور تمہارے سارے غلام مل کر بھی مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اب تم مجھ سے ایک سودا کرو۔ میں یہاں اپنے ایک دوست کی تلاش میں آیا ہوں۔ اگر تم مجھے میرے دوست کے بارے میں بتا دو کہ وہ کہاں ہے تو میں طلسمی انگوٹھی حاصل کرنے میں تمہاری مدد کروں گا۔"

وزیر اعظم داکش نے پوچھا۔

"تمہارا دوست کون ہے اور یہاں کب آیا تھا؟ میں تو اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ تم اس کا نام بتاؤ کہ وہ کب ادھر آیا تھا؟"

عنبر نے کہا۔

"تم بھی خفیہ منتر کے ذریعے سانپ بن جاتے ہو۔ مگر میرا دوست سانپوں کا دیوتا ہے۔ وہ

ہزاروں سال سے زندہ ہے اور انسان کے علاوہ سانپ بن کر بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ اس کا نام ناگ ہے۔ وہ ناگ دیوتا ہے۔ کیا تم نے اُسے اس محل میں کہیں دیکھا ہے؟ کیونکہ مجھے ایک جوتشی نے بتایا تھا کہ ناگ اسی محل میں ہے۔"

عنبر کی باتیں وزیر اعظم داکش بڑے غور سے سن رہا تھا۔ وہ سب سمجھ گیا تھا کہ عنبر جس ناگ دیوتا کے بارے میں پوچھ رہا ہے اس کو ملکہ الکا نے سانپ کی شکل کی انگوٹھی بنا کر کہیں چھپا دیا ہے۔ یہی تو وہ ناگ دیوتا تھا جس کی داکش کو بھی ضرورت تھی۔ اب وہ عنبر کو کیسے بتا دیتا کہ ناگ دیوتا کو انگوٹھی بنا دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے اگر عنبر کو وہ بتا دیتا ہے تو عنبر ناگ دیوتا کی انگوٹھی خود لے جائے گا۔ چنانچہ اس نے مکاری سے کام لیتے ہوئے انجان بن کر کہا۔

"مجھے افسوس ہے میرے دوست عنبر کہ میں نے ناگ دیوتا کو اس محل میں کبھی نہیں اور نہ کہیں نہیں دیکھا۔"

عنبر نے کہا۔

"مگر جوتشی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اس نے کہا تھا کہ ناگ اسی محل میں ملے گا۔"

داکش عیاری سے بولا۔

"میرے بھائی! اگر ناگ دیوتا یہاں ہوتا تو مجھے اس کے بارے میں بتانے میں کیا حرج تھا بھلا۔ میں تمہیں صاف صاف بتا دیتا۔ مگر یقین کرو تمہارا دوست ناگ دیوتا اس طرف نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے وہ دریا کے کنارے وادی میں کسی جگہ ہو۔ تم وادی میں جا کر اسے تلاش کرو۔ تو زیادہ بہتر ہے۔"

وزیر اعظم داکش اب یہی چاہتا تھا کہ عنبر محل سے چلا جائے۔ کیونکہ اگر وہ طلسمی انگوٹھی کو دیکھ لیتا ہے تو ناگ دیوتا کو پہچان لے گا اور انگوٹھی اپنے ساتھ لے جائے گا۔ عنبر نا امید ہو گیا۔ داکش کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ عنبر نے سوچا۔ وہ ٹھیک ہی کہہ رہا ہوگا۔ اگر ناگ وہاں ہوتا تو وہ بتا دیتا۔ اسے بتانے میں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وزیر اعظم داکش یہ سوچ کر کہ عنبر کو شک نہ ہو کہ وہ اُسے وادی میں کیوں جانے کو کہہ رہا ہے یہ چال چلی کہ بڑی عاجزی سے بولا۔

"میرے دوست عنبر! میں تمہیں یہی کہوں گا کہ ابھی اپنے دوست ناگ کی تلاش کا کام روک کر میرے ساتھ طلسمی انگوٹھی کو تلاش کرو۔ ہم اس سلطنت پر قبضہ کر لیں گے تو پھر ہمارے غلام تمہارے ناگ کو بھی ڈھونڈ نکالیں گے۔"

لیکن عنبر کو داکش اور ملکہ الکا کی سلطنت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ مل کر یہ کام نہیں کر سکتا۔ مجھے سوائے اپنے دوست ناگ کے اور کسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

یہ کہہ کر عنبر باہر نکل گیا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسانی دھڑ والا سانپ

اب عنبر کو اپنے پتلے یاقوت کا خیال آیا۔
اس کا پتلا ملکہ الکا دیوی کے پاس اس کی خواب گاہ میں تھا اور عنبر پتلا لیے بغیر وہاں سے نہیں جا سکتا تھا عنبر نے یہی سوچا تھا کہ وہ ناگ کو وادی میں جا کر تلاش کرے گا۔ لیکن وہ پتھر کے پتلے کو بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ ملکہ الکا کی خواب گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ اگرچہ ملکہ الکا نے عنبر کے ساتھ دھوکا کیا تھا مگر عنبر اس کو اس دھوکے کی سزا نہیں دینا چاہتا تھا۔ اسے ملکہ سے بدلہ لینے کی کیا ضرورت تھی۔

عنبر نے یہی سوچا کہ وہ پتھر کا پتلا لے کر محل سے چلا جائے گا۔

ملکہ کی خواب گاہ کی طرف جانے کے لیے عنبر ایک بارہ دری کے پیچھے سے ہو کر محل کی عقبی دیوار کے پاس آگیا۔ یہاں رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ عنبر دیوار پھاند کر

ملکہ کی خواب گاہ کے باغ میں آگیا۔ باغ میں بھی خاموشی اور گھپ اندھیرا تھا مگر ملکہ کی خواب گاہ کی کھڑکی میں سے ہلکی ہلکی روشنی باہر آ رہی تھی۔ عنبر نے تھوڑا سا زور لگایا تو کھڑکی کھل گئی۔

عنبر نے اندر جھانک کر دیکھا۔ ملکہ کا پلنگ خالی تھا۔ کمرہ بھی خالی تھا۔ ملکہ وہاں نہیں تھی۔ عنبر کو معلوم تھا کہ ملکہ الکا نے پتھر کا پتلا اپنے پلنگ کے پاس پتھر کے بکس میں رکھا ہوا ہے۔ عنبر نے قریب جا کر پتھر کے بکس کو کھولا تو پتھر کا پتلا اندر پڑا تھا۔ پتلے نے عنبر کو دیکھ کر کہا۔

"عنبر! ناگ اسی خواب گاہ کے تہہ خانے میں ہے"

عنبر تو حیران رہ گیا۔ بولا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

پتلا بولا۔

"ابھی ابھی ملکہ الکا نے بکس کھول کر اس میں سے مور کا پنکھ نکالا تھا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ اے پتھر کے پتلے کہیں مجھ سے ناگ دیوتا کی انگوٹھی چھین تو نہیں لی جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گی؟ میں نے اس سے کہا۔ کہ ناگ دیوتا کی انگوٹھی کہاں پر ہے؟ ملکہ نے مجھے یہ نہیں بتایا۔ صرف اتنا کہا کہ میں نے اسے تہہ خانے میں ایک خفیہ جگہ پر چھپا رکھا ہے مجھے یقین ہے کہ وہ تہہ خانے میں ہی گئی ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"میں تہہ خانے میں جاؤں گا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ تہہ خانے کو جانے والا راستہ کہاں ہے؟"

پتھر کا پتلا بولا۔

"مجھے خواب گاہ کی دیوار کے ساتھ لگاؤ۔ میں تہہ خانے کے خفیہ دروازے کی لہریں محسوس کر کے ہی بتا سکوں گا۔"

عنبر نے پتھر کے پتلے کو دیوار کے ساتھ لگایا تو پتلا بولا۔

"اس سامنے والی دیوار پر جو پردہ لٹک رہا ہے ہے۔ خفیہ دروازہ اسی دیوار میں ہے۔ جا کر معلوم کرو۔"

عنبر نے پتلے کو جیب میں رکھا اور سامنے والی

دیوار کا پردہ ایک طرف ہٹایا تو سامنے ایک چھوٹا سا دروازہ کھلا تھا۔ ملکہ انکا نیچے تہہ خانے میں جاتے ہوئے دروازہ بند کرنا بھول گئی تھی۔ عنبر نے جھانک کر دیکھا۔ چار سیڑھیاں اتر کر کمرے کے درمیان میں ملکہ انکا دو زانو بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اور اس کے اوپر الو کی شکل والا فانوس لٹک رہا تھا۔ عنبر کو ناگ کی خوشبو یہاں بھی نہیں آ رہی تھی۔ وہ اسی نتیجے پر پہنچی کہ ناگ پر کوئی ایسا ظلم کیا گیا ہے۔ کہ جس کی وجہ سے اس کے جسم کی بو پتھر کی طرح ساکت ہو گئی ہے۔ عنبر سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں میں آ گیا۔ وہ ملکہ انکا سے ناگ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا۔ اس کے پاؤں کی آہٹ سن کر ملکہ انکا نے اپنی آنکھیں کھول کر عنبر کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کیونکہ وہ خود عنبر کو ایک ایسی پتھر کی کوٹھڑی میں بند کر کے آئی تھی کہ جہاں سے کوئی انسان قیامت تک نہیں نکل سکتا تھا۔ پھر یہ شخص وہاں سے کیسے باہر نکل آیا۔

عنبر نے ملکہ کی حیرانی کو دیکھتے ہوئے خود ہی کہا۔

"ملکہ انکا! اس وقت میں تمہارا غلام نہیں ہوں بلکہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ہوں۔ عنبر ـــــ جس کی غیر معمولی طاقت کا اندازہ تم نے اس بات سے لگا لیا ہو گا کہ تمہاری پتھروں کی دیواریں بھی میرا راستہ نہیں روک سکیں اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا وزیراعظم بھی فرار ہو کر اپنے محل میں آ گیا ہے۔"

اب تو ملکہ الکا کے ہوش اُڑ گئے۔ اس نے گھبرا کر کہا۔

"کیا راکش بھی آزاد ہو گیا ہے؟"

"ہاں" عنبر نے کہا "اس پر تمہاری سازش بے نقاب ہو گئی ہے۔ اب وہ اپنے طلسم سے تمہیں سخت نقصان پہنچائے گا۔ لیکن اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ ناگ دیوتا کہاں ہے تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔"

ملکہ الکا ایک بار پھر چونک پڑی۔ تو یہ شخص بھی ناگ دیوتا کی انگوٹھی کی تلاش میں ہے۔ ملکہ الکا نے سوچا وہ کسی حالت میں بھی عنبر کو ناگ دیوتا کی انگوٹھی نہیں دے سکتی تھی۔ اس انگوٹھی میں تو ملکہ الکا کی جان تھی۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹی اور اس نے منتر پڑھ کر

عنبر پر پھونکا۔ الکا کے منہ سے آگ کا شعلہ نکلا اور اس شعلے نے عنبر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مگر عنبر پر آگ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ عنبر شعلے میں سے صحیح سلامت نکل آیا اور بولا۔

"الکا! تمہارا کوئی جادو مجھ پر نہیں چلے گا۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ مجھے ناگ دیوتا کے بارے میں بتا دو کہ وہ کہاں ہے۔ کیونکہ وہ میرا دوست ہے اور میں اسی کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔"

ملکہ الکا نے ایک چیخ ماری۔ ہاتھ فضا میں بلند کیا۔ اور فانوس کی طرف منہ کر کے بولی۔

"افراسیاب! میری مدد کر۔ تو نے میری مدد کا وعدہ کیا تھا۔ ناگ دیوتا کی طلسمی انگوٹھی میری زندگی ہے۔ میری مدد کر۔"

عین اس وقت الو کی شکل والے فانوس میں سے دو سانپ اڑتے ہوئے باہر نکلے اور انہوں نے عنبر کی گردن کو جکڑ کر کسنا شروع کر دیا۔ عنبر نے بڑی آسانی سے دونوں سانپوں کو گردن میں سے نوچ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اے افراسیاب! تیرا جادو مجھ پر نہیں چل سکتا۔ تم اپنی ہار مان لو اور ناگ دیوتا کے بارے میں بتا دو کہ اس کی انگوٹھی کہاں ہے؟"

افراسیاب نے دوسرا طلسم کیا۔ فانوس میں سے اس بار ایک بدروح چمگادڑ کی شکل میں نکل کر چیخ مارتی ہوئی عنبر پر جھپٹی۔ عنبر نے اسے بھی پکڑ کر اس کی گردن توڑ ڈالی۔ ملکہ انکا ڈر کر باہر کو بھاگی۔ عنبر نے اسے پکڑ کر وہیں بٹھا دیا اور کہا۔

"جب تک تم مجھے ناگ دیوتا کے بارے میں نہیں بتاؤ گی۔ میں تمہیں باہر نہیں جانے دوں گا۔"

فانوس کے اندر چھپایا گیا ناگ عنبر کی آواز سن چکا تھا اور خوش تھا کہ وہ اسے آزاد کرانے کے لیے آ گیا ہے۔ مگر وہ خود بول نہیں سکتا تھا۔ افراسیاب کے فانوس میں سے چیخوں کی آواز بلند ہونے لگی اور فانوس چھت سے الگ ہو کر ایک آتشی گولے کی طرح تہہ خانے میں گردش کرنے لگا۔ عنبر نے فانوس کو دبوچ کر زمین پر پھینک دیا۔ زمین پر گرتے ہی فانوس میں سے ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی اور وہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس میں سے ایک سیاہ رنگ کی بھولی سی انگوٹھی نکل کر پرے گری۔ عنبر نے اسے اٹھا لیا۔ اب جو اس نے غور سے دیکھا تو وہ انگوٹھی نہیں تھی بلکہ ناگ تھا جو بہت چھوٹا ہو کر انگوٹھی کی شکل کا بنا دیا گیا تھا۔

عنبر نے بے اختیار کہا۔

"ناگ! میرے دوست! گھبراؤ نہیں۔ میں آ گیا ہوں۔"

ملکہ انکا نے ایک چیخ ماری اور عنبر پر جھپٹی۔ عنبر نے انگوٹھی کو اپنی انگلی میں پہن لیا اور انکا کے حملے کو روکنے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ انکا کا نچلا دھڑ سانپ کا بن گیا۔ اور وہ دھڑام سے فرش پر گر پڑی۔ عنبر آنکھیں پھاڑے اسے تک رہا تھا۔

ملکہ انکا کا نچلا دھڑ سانپ کا اور اوپر والا دھڑ عورت کا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"تم اصل میں کون ہو؟"

ملکہ انکا کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔

ل نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر! میں اس محل کی حقیقی ملکہ ہوں۔ میرا باپ اس محل پر حکومت کرتا تھا۔ لیکن ایک جادوگر نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے میرے نچلے دھڑ کو سانپ کا بنا دیا پھر افراسیاب جادوگر نے مجھے کہا کہ اگر کہیں سے مجھے ناگ دیوتا سانپ کی شکل میں مل جائے اور میں اس کی انگوٹھی بنا کر اسے اپنے پاس رکھ لوں تو میں عورت کی شکل میں آ جاؤں گی۔ اور میری سلطنت بھی قائم رہے گی۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ تم مجھ سے بھی طاقتور نکلو گے۔"

عنبر کی انگلی میں آنے کے بعد ناگ کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی۔ عنبر نے اسے اپنی انگلی پر رینگتے دیکھا تو اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔

"ناگ تم حرکت کر رہے ہو۔ تمہاری خوشبو بھی آنے لگی ہے۔"

ناگ کی آواز بھی واپس آ گئی تھی۔ اس نے کہا۔

"میں پھر سے زندہ ہو گیا ہوں۔"

ملکہ الکا نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔

"افراسیاب کا طلسم بھی ختم ہو گیا ہے۔ اب میں ناگ دیوتا کے رحم و کرم پر ہوں۔"

ناگ پھر سے سانپ بن کر فرش پر آ گیا۔ اس نے سانس اوپر کو کھینچا اور انسانی شکل اختیار کر گیا۔ اس نے عنبر کو گلے لگا لیا اور پھر ملکہ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"اس عورت نے اپنی حکومت اور محل کو بچانے کے لیے یہ سب کچھ کیا تھا۔ میں اسے معاف کرتا ہوں۔"

عنبر بولا۔

"اس نے مجھے بھی تہہ خانے میں بند کر دیا تھا۔ مگر اب میں بھی اسے معاف کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ اس محل کی جائز حق دار ہے اور اس کی وجہ سے یہاں کتنے ملازم اور خادمائیں زندگی بسر کر رہی ہیں۔"

ملکہ الکا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے آنسوؤں بھری آواز میں کہا۔

"لیکن اب میں آدھا سانپ بن کر کیا حکومت کروں گی۔ وزیر اعظم راکش مجھے آسانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے قتل کر کے میرے محل پر قبضہ کر لے
گا۔ کیونکہ اب میرا طلسم ختم ہو چکا ہے۔"
ناگ نے غصے سے کہا۔

"وہ کون ہوتا ہے تمہیں قتل کرنے والا؟
ہم اسے بھی دیکھ لیں گے۔ ہماری ہمدردیاں
تمہارے ساتھ ہیں۔"
عنبر نے کہا۔

"جادوگر اعظم راکش اگرچہ اس وقت تمہاری
جان کا دشمن بن گیا ہے۔ مگر ہم اسے بڑی
آسانی سے ٹھکانے لگا دیں گے۔"
انکا بولی۔

"لیکن میرا آدھا دھڑ تو سانپ ہی کا رہے گا
اور اس طرح میں زندہ نہیں رہنا چاہتی۔"
ناگ مسکرایا۔

"انکا! یہ جس سانپ کا آدھا دھڑ تمہارے جسم
سے ساتھ لگا ہوا ہے میں اس سانپ کے
اوپر والے دھڑ کو طلب کر کے تمہیں نچلے
دھڑ سے نجات دلا دوں گا۔ میرے ساتھ
اوپر چلو۔"

پھر ناگ نے عنبر سے پتھر کے پتلے کے بارے
میں پوچھا تو عنبر کی جیب میں سے پتھر کے پتلے نے
کہا۔

"میں عنبر کی جیب میں خیریت سے ہوں
اور تمہاری خیریت نیک چاہتا ہوں۔"
عنبر اور ناگ مسکرانے لگے۔ وہ تہہ خانے سے
نکل کر ملکہ انکا کی خواب گاہ میں آ گئے۔ ملکہ انکا
بھی اپنے سانپ والے دھڑ سے رینگتی ہوئی اپنے
پلنگ کے پاس قالین پر آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔
ناگ نے کہا۔

"عنبر! دروازہ اندر سے بند کر دو۔"
عنبر نے خواب گاہ کے دروازے کو جا کر دیکھا
ملکہ نے کہا۔

"دروازہ اندر سے بند ہے عنبر بھائی۔"
عنبر کو ملکہ کے منہ سے بھائی کا لفظ بڑا اچھا لگا۔
بہن اگر بھائی کو بھائی کہہ کر پکارے تو بھائی کا دل
خوشی سے پھول جاتا ہے۔ کیونکہ بہن بھائی کا رشتہ
بڑا انمول پاکیزہ اور پیارا ہوتا ہے۔ بھائیوں کو چاہیے
کہ وہ اپنی بہنوں کو بہت پیار کریں۔ ان کے آرام

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا خیال رکھیں۔ بہنیں بے چاری تو پرایا دھن ہوتی ہیں۔ ایک نہ ایک دن انہیں دوسرے کے گھر جا کر اپنا نیا گھر بسانا ہوتا ہے۔ اس لیے بہنوں سے جتنا پیار کیا جائے کم ہے۔ دوستو! تم بھی اپنی بہنوں سے بہت پیار کیا کرو۔

عنبر نے ملکہ سے کہا۔

"الکا بہن! تم نے مجھے بھائی کہہ کر واقعی اپنا بھائی بنا لیا ہے۔ تمہاری مدد کرنا اب میرا فرض ہے"

ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"الکا! تم اگر عنبر کی بہن ہو تو پھر خود بخود میری بھی بہن بن گئی ہو۔ اور ہم اپنی بہن کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے"

اس کے بعد ناگ نے سانپ کی طرح ہلکی سی پھنکار منہ سے نکالی اور سانپ کی زبان میں اس سانپ کو آواز دی جس کا نچلا دھڑ ملکہ الکا کو لگا ہوا تھا۔ خواب گاہ میں خاموشی چھا گئی۔ ملکہ الکا چپ چاپ نظروں سے ناگ کو دیکھ رہی تھی جبکہ عنبر بھی اپنی جگہ پر خاموش کھڑا تھا۔

اتنے میں پھنکار کی آواز سنائی دی اور ایک ایسا بڑے سائز کا سانپ کمرے میں نمودار ہوا۔ جس کا اوپر والا دھڑ سانپ کا تھا مگر نچلا دھڑ عورت کا تھا۔ اس سانپ کے نچلے دھڑ کے ساتھ الکا کی ٹانگیں لگی تھیں۔

ملکہ الکا اس عجیب و غریب اور اپنی ٹانگوں والے سانپ کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ سانپ نے آتے ہی ناگ کے آگے سر جھکا دیا اور بولا۔

"ناگ دیوتا! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں"

ناگ نے سانپ کی زبان میں کہا۔

"ملکہ الکا کا نچلا دھڑ واپس کر دو اور اس سے اپنا نچلا دھڑ واپس لے لو"

"جو حکم ناگ دیوتا!" سانپ نے ادب سے کہا۔

ناگ نے ملکہ الکا سے کہا۔

"الکا بہن! تم اسی طرح بیٹھی رہنا اور بالکل حرکت نہ کرنا۔ یہ سانپ تم سے اپنا نچلا سانپ کا دھڑ واپس لے کر تمہیں تمہارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھڑ واپس کرنے والا ہے۔"
ملکہ الکا ساکت ہو کر بیٹھ گئی۔

سانپ بالکل انسانوں کی طرح چل رہا تھا رہا تھا۔ کیونکہ اس کی ٹانگیں انسان کی تھیں اور صرف اوپر والا دھڑ سانپ کا تھا۔ اس نے ملکہ الکا کے گرد اپنے قدموں پر چل کر سات چکر لگائے اور پھر اس کے ساتھ لپٹ گیا۔ اس کے منہ سے سات بار پھنکار نکلی اور پھر جو تڑپ کر ملکہ الکا کے جسم سے الگ ہوا تو وہ پورا سانپ بن گیا تھا اور ملکہ الکا کا نچلا دھڑ اس کے جسم کے ساتھ لگ چکا تھا۔ ملکہ الکا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

اس نے ناگ کا ہاتھ چوم لیا۔

"ناگ بھائی! تم نے مجھ پر ایسا احسان کیا ہے کہ میں اسے جب تک زندہ ہوں فراموش نہیں کروں گی۔"

ناگ نے کہا۔

"بھائی بہنوں پر احسان نہیں کیا کرتے۔ اب دنیا کا کوئی طلسم تمہیں دوبارہ سانپ نہیں بنا سکے گا۔"

پھر ناگ نے سانپ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اب تم جا سکتے ہو۔"

سانپ نے جھک کر ناگ دیوتا کو سلام کیا اور غائب ہو گیا۔

عنبر نے بھی ملکہ الکا کو مبارک باد دی اور کہا۔

"اب تم ایک عالی شان ملکہ بن کر اپنے محل میں رہ سکو گی۔ تمہیں مبارک ہو۔"

ملکہ الکا نے کہا۔

"لیکن وزیر راکش مجھے حکومت نہیں کرنے دے گا۔ وہ میری جان کا دشمن ہو چکا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"اس کا بھی علاج ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو الکا۔ تم اپنی خواب گاہ میں آرام کرو۔ ہم تمہارے دشمن راکش کی خبر لیتے ہیں۔ آؤ عنبر!"

ناگ نے عنبر کو ساتھ لیا اور خواب گاہ سے باہر نکل آیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے یاقوت پتلے سے پوچھا۔

"تمہارے خیال میں وزیر راکش اس وقت کہاں ہوگا؟"

پتلا کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"مجھے اس کے جسم کی لہریں محسوس نہیں ہو رہی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ زمین پر نہیں ہے۔"

"زمین پر نہیں ہے تو پھر کہاں ہوگا؟" عنبر نے پوچھا۔

ناگ بولا۔

"ہو سکتا ہے وہ ہوا میں لٹک رہا ہو۔ بہرحال ابھی چل کر معلوم کر لیتے ہیں۔"

عنبر نے ناگ کو بتایا کہ وزیر راکش کا محل باغ کے کونے پر ہے۔ ناگ نے کہا۔

"میں سانپ کی شکل میں اس کے محل میں جاتا ہوں تم باغ میں میرا انتظار کرنا۔"

ناگ سانپ بن کر وزیر راکش کے محل کی طرف بڑھا۔

عنبر محل کے سامنے والے باغ میں درختوں کے

نیچے اندھیرے میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ رات ڈھلنے لگی تھی۔ ناگ رینگتا ہوا وزیر راکش کے محل میں داخل ہوگیا۔ وہ دیوار کے اوپر ہوکر رینگ رہا تھا۔ ناگ کو عنبر نے راکش کا حلیہ بتا دیا تھا۔ ناگ ایک کمرے میں سے انسانی آوازوں کو سن کر اس طرف بڑھا۔ کمرے کا دروازہ آدھا کھلا تھا۔ ناگ اس کے اندر رینگ کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔

ناگ نے دیکھا کہ ایک آدمی جس کا حلیہ بالکل راکش ایسا تھا اپنے دو غلاموں کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور وہ ایک غلام کو کہہ رہا تھا۔

"تمہیں آج رات ہی صبح ہونے سے پہلے پہلے ملکہ انکا کا کام تمام کر دینا ہوگا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ طلسمی انگوٹھی اس سے چھین لی گئی ہے۔ اب اس کا مرجانا آسان ہے۔"

غلام نے تلوار لے کر سر جھکا دیا اور کہا۔

"وزیر اعظم راکش! آپ اطمینان رکھیں۔ ہم ابھی ملکہ کا سر کاٹ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ یہ سن کر پریشان سا ہوا۔ کیونکہ اگر وہ غلام پر حملہ کرتا ہے تو اس بات کا ڈر تھا کہ وہ تلوار کا وار کرکے ناگ کے دو ٹکڑے کر دے۔ دوسری طرف ملکہ الکا کی جان بچانے کے لیے ان غلاموں کو روکنا بھی ضروری تھا۔

ناگ اپنی جگہ پر چپ چاپ بیٹھا رہا۔ وزیر راکش نے کہا:

"بس! اب تم دونوں جاؤ اور ملکہ الکا کا سر کاٹ کر میرے پاس لاؤ۔ میں تمہیں اتنا انعام دوں گا کہ تم نے کبھی اس کا تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔"

دونوں غلام کمرے سے باہر نکل گئے۔

ناگ اُن کے پیچھے پیچھے رینگنے لگا۔ جب غلام محل کے باغ میں پہنچے تو ناگ بھاگ کر عنبر کے پاس گیا اور اسے ساری بات بتا کر کہا۔

"ان غلاموں کو روکو عنبر! نہیں تو یہ الکا کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

عنبر غلاموں کی طرف دوڑا۔

دونوں حبشی غلام ننگی تلواریں اپنے لبادوں میں چھپائے ملکہ کے محل کے برآمدے میں داخل ہو چکے تھے۔ عنبر دوسری طرف سے ہو کر برآمدے کی دیوار پھاند کر غلاموں کے سامنے کود پڑا۔ اس وقت دونوں غلام ملکہ الکا کے دروازے پر پہرے دیتی حبشی عورتوں پر حملہ کرنے ہی والے تھے کہ عنبر ان کے سامنے آگیا۔ اس نے حبشی غلاموں کو للکارا۔

غلاموں نے عنبر پر تلواروں کا وار کیا۔ ان کو یقین تھا کہ عنبر کے جسم کے تین ٹکڑے ہو جائیں گے۔ مگر الٹا ان کی تلواریں عنبر کے جسم سے ٹکڑا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ حبشی سمجھے کہ عنبر نے اپنے جسم پر زرہ بکتر پہن رکھا ہے۔ حبشی عورتوں سے تلواریں چھین کر وہ عنبر پر جھپٹ پڑے۔ عنبر نے تلواروں کے وار کو اپنے ہاتھوں پر لیا۔ عنبر کے ہاتھوں سے تلواریں ٹکرائیں۔ تو ایک تلوار ٹوٹ گئی۔

حبشی غلام کچھ ڈر گئے کہ یہ کیسا آدمی ہے کہ اس پر تلوار کا بھی اثر نہیں ہوتا۔ وہ ڈر کر بھاگنے لگے تو عنبر نے انہیں دبوچ لیا۔ شور سن کر اندر سے ملکہ بھی باہر آگئی۔ ملکہ الکا نے عنبر کو حبشی غلاموں سے گتھم گتھا دیکھا تو پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر بھائی! یہ کیا ہو رہا ہے؟"
حبشی عورتوں نے کہا۔

"ملکہ سلامت! یہ دونوں غلام زبردستی آپ کے کمرے میں گھسنے لگے تھے"
عنبر نے دونوں غلاموں کو بہت جلد موت کی نیند سلا دیا۔ اور الکا سے کہا۔

"یہ راکش کی سازش پوری کرنے اور آپ کا سر کاٹنے آئے تھے"
ملکہ الکا نے عنبر کو کمرے میں بلا لیا اور پریشان ہو کر کہا۔

"عنبر بھائی! یہ وزیر مجھے نہیں چھوڑے گا"
عنبر بولا۔

"الکا بہن! اب وہ ہمارے ہاتھ سے زندہ نہیں بچ سکتا۔ ہم اسی کی خبر لینے جا رہے ہیں۔ تم آرام سے سو جاؤ"
عنبر نے غلاموں کی لاشوں کو اٹھا کر محل کے پچھواڑے خندق میں پھینکوا دیا اور خود باغ میں ناگ کے پاس آ کر کہا۔

"غلاموں کا کام تمام ہو چکا ہے۔ جو دوسروں

کی جان لینے کی کوشش کرتا ہے اس کا یہی انجام ہوتا ہے"
ناگ نے کہا۔

"ملکہ الکا کو تو گزند نہیں پہنچا؟"
عنبر بولا۔

"نہیں۔ بالکل نہیں۔ مگر وہ غدار وزیر راکش کی وجہ سے کافی پریشان ہے"
ناگ مسکرایا۔

"ہمارے ہوتے ہوئے ہماری بہن پریشان نہیں ہو سکتی۔ میں ابھی جا کر اس کی خبر لاتا ہوں۔"
عنبر نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا"

"تمہاری کیا ضرورت ہے عنبر۔ تم اسی جگہ باغ میں میرا انتظار کرو"
یہ کہہ کر ناگ سانپ کی شکل میں رینگتا ہوا واپس وزیر راکش کے محل کی طرف روانہ ہوا۔ حبشی غلاموں کو ملکہ الکا کا سر کاٹ کر لانے کے واسطے بھیج کر وزیر راکش بے چینی سے اپنی خوابگاہ میں ٹہل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غلاموں کا انتظار کر رہا تھا۔ ناگ خاموشی سے وزیر راکش کی خواب گاہ میں داخل ہو گیا۔

راکش اپنے شاندار پلنگ کے سامنے ٹہل رہا تھا۔ ناگ نے اندر داخل ہوتے ہی انسانی شکل اختیار کر لی۔ ایک گھنگریالے بالوں اور شربتی آنکھوں والے نوجوان کو اپنے سامنے دیکھ کر وزیر راکش ٹھٹھک سا گیا۔ پھر انتہائی غضبناک آواز میں بولا۔

"تم کون گستاخ ہو؟ تمہیں شاہی خواب گاہ میں داخل ہونے کی جرأت کیسے ہوئی؟"

ناگ نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"راکش تمہاری کوئی آخری خواہش ہو تو بتا دو۔ کیونکہ تھوڑی دیر بعد تم اس دنیا میں نہیں ہو گے"

وزیر راکش سمجھ گیا کہ اس کے سامنے کوئی معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ ضرور کوئی اس سے بھی زیادہ طاقتور جادوگر ہے۔ راکش ایک سیکنڈ میں انسان سے نیلا سانپ بن کر پھنکارتا ہوا ناگ کی طرف جھپٹا۔

○

آدم خور خلا باز

ناگ اژدھا بن کر نیلے سانپ کے پرخچے اڑانے ہی والا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔

"ناگ! ٹھہر جاؤ"

ناگ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اس کے پیچھے عنبر کھڑا تھا۔ غیبی شیشہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے کہا۔

"اس غیبی شیشے کو استعمال کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس غدار دشمن کو ماریں گے نہیں بلکہ اسے خلا میں چھوڑ دیں گے؟"

نیلا سانپ عنبر کی طرف لپکا۔ اس نے عنبر کو پہچان لیا تھا۔ مگر عنبر نے غیبی شیشے کا بٹن دبا دیا۔ شیشے میں سے دائرہ نکل کر نیلے سانپ پر پڑا۔ روشنی میں آتے ہی نیلے سانپ کا جسم چاندی کی طرح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھٹکنے لگا۔ وہ اپنی جگہ پر پتھر کی طرح جم گیا اور پھر دیکھتے دیکھتے سفید ذرّے بن کر غائب ہو گیا۔

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے اس کی یہی سزا کافی ہے کہ یہ ساری زندگی خلائی سیاروں میں بھٹکتا رہے۔"

اس کے بعد عنبر اور ناگ ملکہ الکا کے پاس گئے اسے خوش خبری سنائی کہ اس کا دشمن ہمیشہ کے لیے اس کے راستے سے ہٹ گیا ہے۔ اور اب وہ کبھی اس کو نقصان پہنچانے واپس نہیں آ سکے گا۔ الکا نے دونوں کا شکریہ ادا کیا۔ عنبر نے کہا۔

"الکا بہن! اب ہم جا رہے ہیں۔ میں تمہیں یہ نصیحت کروں گا کہ بڑے انصاف سے حکومت کرنا۔ کبھی کسی پر ظلم مت کرنا۔ غریبوں کا خیال رکھنا اور حاجت مندوں کی مدد کرنا۔"

ناگ اور عنبر نے باری باری الکا کو خدا حافظ کہا اور محل سے نکل پڑے۔

اس وقت صبح ہو رہی تھی۔ دور دریا کے زرد کے پیچھے سورج طلوع ہو رہا تھا۔ جنگل میں چلتے چلتے ناگ نے پوچھا "عنبر بھائی! اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

عنبر نے کہا۔

"کچھ پتہ نہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جس طرح سے بھی ہو سکے ہم خلا میں کسی سیارے پر پہنچ کر ماریا اور کیٹی کو تلاش کریں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ماریا اور کیٹی زمین پر نہیں آئے۔"

یاقوت بولا۔

"اہرام کی ممی نے بھی یہی کہا تھا کہ ماریا اور کیٹی دونوں خلا میں سفر کر رہے ہیں۔"

ناگ نے یاقوت چیلے سے کہا۔

"مگر سوال یہ ہے کہ ہم خلاء میں کس طرح پہنچیں گے۔ ہمارے پاس تو کوئی راکٹ یا اُڑن طشتری نہیں ہے۔"

یاقوت چیلا بولا۔

"میں کوئی خلائی جہاز پیدا کر سکتا تو ضرور کر دیتا۔ لیکن میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اب اگر آپ لوگ خلاء میں جائیں گے تو براہ مہربانی مجھے اس دنیا میں ہی چھوڑتے جائیں۔ میں اپنے پتھروں اور پہاڑوں کے پاس ہی زندگی بسر کرنا پسند کروں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ہنس کر بولا۔

"کوئی بات نہیں یاقوت! ہم اگر خلا میں گئے تو تمہیں اس دنیا میں جہاں تم کھو گئے تمہیں چھوڑ جائیں گے۔"

ناگ نے کہا۔

"لیکن ہم خلا میں جائیں گے کیسے؟ پہلی بات تو یہ ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"سرخ غاروں کے پاس مریخ کی مخلوق اُتری ہوئی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ وہاں چل کر کوئی خلائی جہاز اُڑا لے جانے کی کوشش کریں۔"

ناگ بولا۔

"سرخ غار جنوبی افریقہ میں ہیں جو یہاں سے ہزاروں میل دُور ہے۔ ہمیں یہاں کوشش کرنی چاہیئے۔"

عنبر نے کہا۔

"یہاں ہمارے لیے کون خلائی جہاز لے کر بیٹھا ہوا ہے؟"

یاقوت پتلا بولا۔

"تم لوگ غیبی شیشے سے مدد کیوں نہیں

لیتے۔ آخر یہ خلائی شیشہ ہے۔ تم خلا میں کسی بھی سیارے پر پہنچ سکتے ہو۔ وہاں جا کر کسی دوسرے سیارے پر جانے کی کوشش کرنا۔"

ناگ بولا۔

"ہاں عنبر بھائی! غیبی شیشے کی مدد سے ہم کم از کم خلا میں تو پہنچ جائیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ غیبی شیشے کے پیچھے کس سمت کی ڈگریاں اور زاویئے بنے ہوئے ہیں۔ کیا خبر ہم کسی ایسے سیارے پر پہنچ جائیں جہاں لاوا ہی لاوا پگھل رہا ہو۔ زہریلی گیسیں پھیلی ہوں۔"

یاقوت نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر یہ خلائی مخلوق کا غیبی شیشہ ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو پھر اس پر ایسے کسی سیارے کا زاویہ نہیں دیا گیا ہوگا جہاں موت ہی موت ہو۔ کیونکہ ظاہر ہے مریخ کی مخلوق اسی شیشے کی مدد سے سفر کرتی رہی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ نکتہ عنبر کو پسند آیا۔ اس نے ناگ سے کہا۔
"یاقوت ٹھیک کہتا ہے۔ کسی خطرناک سیارے پر یہ غیبی شیشہ ہمیں نہیں پہنچائے گا۔ ہم ضرور خلا میں کسی ٹھنڈے سیارے پر ہی پہنچیں گے"
ناگ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔
"اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو میں تیار ہوں ہزاروں برس گزر گئے خطرے مول لیتے ہوئے ایک خطرہ اور سہی"
عنبر بھی سوچ میں پڑ گیا۔ اس نے کہا۔
"تو پھر ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ یہ لو شیشہ"
عنبر نے غیبی شیشہ ناگ کے ہاتھ میں دے دیا ناگ بولا۔
"یہ تمہارا ہے۔ اسے تم ہی استعمال کرو تو بہتر ہے"
"جیسے تمہاری مرضی"
اتنے میں یاقوت پتلے کی باریک آواز آئی۔
"بھائی مجھے پہلے اپنی جیب سے نکال کر باہر رکھ دو"
"ارے! نہیں تو میں بھول ہی گیا تھا"
عنبر نے جیب سے پتلا نکال کر باہر ایک ہموار چٹان پر رکھ دیا اور پوچھا۔
"یاقوت تم ٹھیک رہو گے یا چٹان کے اندر کسی کھوہ میں رکھ دوں؟"
پتلا بولا۔
"تم مجھے چٹان کے اندر رکھ دو تو زیادہ بہتر ہے"
عنبر اور ناگ نے پتلے کو چٹان کی کھوہ کے اندر جا کر رکھ دیا۔ پھر باری باری دونوں نے پتلے کے سر پہ ہاتھ رکھ کر خدا حافظ کہا۔ پتلا بولا۔
"تم انسان رخصت ہوتے وقت خواہ مخواہ اداس ہو جاتے ہو۔ ہم پتھر ایسا نہیں کیا کرتے۔ ہم خاموشی سے ملتے ہیں اور خاموشی سے جدا ہو جاتے ہیں"
ناگ نے کہا۔
"یاقوت بھائی! اگر ہم دوبارہ واپس اس دنیا میں آئے تو یہاں آ کر تم سے ضرور ملاقات کریں گے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"اگر تم یہاں نہ ہوتے تو؟"

پتلا بولا۔

"نہ ہوا تو کیا ہوا۔ تم بھی زندہ ہو۔ میں بھی زندہ ہوں۔ زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر ملاقات ہو جائے گی۔ اچھا! خدا حافظ۔ اب تم جاؤ۔ میں آرام کروں گا۔"

پتلے کو آخری بار دیکھنے کے بعد عنبر اور ناگ کھوہ سے باہر آ گئے۔

اب وہ دریا کے کنارے ایک درخت کے پاس کھڑے ہو گئے۔ عنبر نے کہا۔

"ناگ! میں اس غیبی شیشے کی روشنی اس درخت کے چوڑے تنے پر ڈالوں گا۔

میں اس کی روشنی کو درخت کے تنے پر ساکت کر دوں گا۔ تم اس کے اندر جلدی سے داخل ہو جانا۔ تمہارے پیچھے میں بھی آجاؤں گا۔ ٹھیک ہے، تم تیار ہو؟"

"بالکل تیار ہوں عنبر بھائی۔"

یہ کہہ کر ناگ عنبر کے بالکل قریب ہو کر کھڑا ہو گیا۔ عنبر نے غیبی شیشے کی سوئی کو ایک ہندسے پر گھما کر

کر دیا۔ پھر اس کا بٹن دبا دیا۔ غیبی شیشے میں سے روشنی نکل کر درخت کے تنے پر پڑی۔ عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"ناگ! روشنی میں داخل ہو جاؤ۔"

ناگ تیزی سے روشنی کے دائرے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ عنبر نے فوراً بٹن بند کر دیا اور پھر خود بھی روشنی کے دائرے میں چھلانگ لگا دی اور ناگ کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"ناگ آنکھیں بند کر لو۔ ہم غائب ہونے والے ہیں۔"

ناگ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ایک سیکنڈ میں دونوں غائب ہو گئے۔

اچانک عنبر اور ناگ دونوں ایک جگہ ظاہر ہو گئے۔ سب سے پہلے انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ وہ دونوں جدا نہیں ہوئے تھے اور ایک ساتھ غائب ہو کر ایک ساتھ ظاہر ہو گئے تھے۔

"عنبر بھائی! خدا کا شکر ہے کہ ہم دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ اور کسی ایسے سیارے پر اترے ہیں۔ جہاں کھولتے ہوئے لاوے نے ہمارا استقبال نہیں کیا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے چاروں طرف ایک نگاہ ڈالی اور کہا۔
"پہلی اچھی بات تو یہ ہے کہ یہاں کی فضا ہماری زمین کی فضا جیسی ہی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم دونوں ساتھ ہی ظاہر ہوئے ہیں"
اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر دیکھا۔ عینی شیشہ عنبر کی جیب میں ہی تھا۔
"خدا کا یہ بھی شکر ہے کہ عینی شیشہ میری جیب میں ہی ہے۔ اب چل کر یہ دیکھتے ہیں کہ اس سیارے پر کوئی مخلوق بھی رہتی ہے کہ یہ کوئی ویران سیارہ ہے۔"
ناگ بولا۔
"ان کی فضا ہماری زمین کی فضا جیسی ہے تو ظاہر ہے یہاں ہمارے ایسی کوئی مخلوق بھی ضرور آباد ہو گی۔"
عنبر نے اُدھر اُدھر نگاہ ڈالی
"مگر یار — یہاں تو سوکھے ہوئے چلے ہوئے پہاڑوں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آ رہا۔"
"ان پہاڑوں کے دوسری طرف چل کر دیکھتے ہیں"
یہ کہہ کر ناگ نے آگے قدم بڑھائے۔ دونوں سا

ان دوست اس گمنام اور ویران سیارے کی زمین پلٹتے چلے گئے۔ آسمان کا رنگ بھی نیلا تھا اور سورج اب کی طرف ڈھل رہا تھا۔ عنبر نے ناگ کی توجہ اس طرف دلائی کہ آسمان پر کوئی پرندہ نہیں اڑ رہا۔
بولا۔
"کیوں نہ میں عقاب بن کر ایک چکر لگا کر دیکھوں کہ آس پاس کوئی آبادی ہے کہ نہیں۔"
عنبر نے کہا۔
"اچھا خیال ہے تو پھر تم ایسا کرو کہ اڑ کر ایک جائزہ لو۔ میں اسی جگہ بیٹھ کر تمہارا انتظار کرتا ہوں۔"
ناگ نے عنبر کو تاکید کی کہ وہ اپنی جگہ سے بالکل کسی دوسری جگہ پر نہ جائے اور خود عقاب بن کر ہوا میں اڑ گیا۔ عنبر وہیں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عقاب پھڑپھڑاتا ہوا واپس آیا تو غوطہ لگا کر عنبر کے پاس پہنچ کر اس نے انسانی شکل اختیار کر لی اور بولا۔
"عنبر میں نے ایک عجیب چیز دیکھی ہے۔"
"وہ کیا؟" عنبر نے بے تاب ہو کر پوچھا۔
ناگ نے عنبر سے کہا۔
"ان پہاڑوں کے باہر ایک جھیل ہے۔ جھیل کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنارے میں نے ایک کھلی جگہ پر بہت بڑا راکٹ دیکھا ہے۔ جو مجھے امریکہ کی خلائی شٹل کی طرح کا لگتا ہے۔ اس راکٹ پر U.S.A امریکہ بھی لکھا ہوا ہے۔ درختوں میں کچھ جھونپڑیاں بھی بنی ہوئی ہیں۔ مگر مجھے وہاں کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔"

عنبر بڑے غور سے سن رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"ناگ! تم نے عجیب خبر سنائی ہے۔ اس سیارے پر امریکہ کی خلائی شٹل تو زمین کے گرد بالائی خلا میں تجربات کے لیے جایا کرتی تھی۔"

ناگ بولا۔

"یہ معمہ وہاں چل کر ہی حل ہو سکتا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم وہاں خود چل کر دیکھتے ہیں کہ یہ خلائی شٹل ہی ہے یا کسی دوسری مخلوق کا راکٹ ہے۔"

عنبر اور ناگ وہاں سے آگے چل پڑے۔

عمک اور عنبر پہاڑیوں میں سے نکل کر جب وہ دوسری طرف آئے تو عنبر نے دیکھا کہ ایک کھلی جگہ ہے جہاں واقعی ایک بہت بڑا راکٹ کھڑا ہے۔ یہ امریکہ کی خلائی شٹل ہی تھی۔ اس کا سفید رنگ خراب ہو گیا ہوا تھا اور جہاں وہ کھڑا تھا۔ وہاں نیچے گھاس اُگ آئی تھی۔

عنبر نے کہا۔

"ناگ! یہ تو واقعی امریکہ کی خلائی شٹل ہے۔ مگر یہ یہاں کیسے پہنچ گئی؟ اور یہاں کوئی آدمی بھی دکھائی نہیں دیتا۔"

ناگ بولا۔

"وہ جو سامنے درختوں کے جھنڈ نظر آ رہے ہیں ان کے درمیان کچھ جھونپڑیاں بھی بنی ہوئی ہیں۔ ہم وہاں چلتے ہیں۔"

عنبر نے کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔

"نہیں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے یہاں کوئی دشمن مخلوق رہتی ہو۔ اور ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ میرا خیال ہے تم سانپ بن کر جاؤ اور دیکھو کہ یہ معاملہ کیا ہے اور کیا یہاں کوئی انسان بھی ہے یا نہیں؟"

ابھی وہ یہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ خلائی شٹل کا دروازہ کھلا اور اس میں سے تین آدمی باہر نکلے۔ ان آدمیوں کے رنگ سفید تھے اور ان کی لمبی لمبی ڈاڑھیاں تھیں اور لباس میلا کچیلا تھا۔ یہ لباس خلائی تھا۔ عنبر نے کہا۔

"یہ تو مجھے امریکی خلاباز معلوم ہوتے ہیں۔ یہ اسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی شٹل کے خلا باز ہیں ناگ!"

ناگ بولا۔

"ہاں عنبر! میں دیکھ رہا ہوں۔ ان کی لمبی لمبی ڈاڑھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یہاں رہتے کافی عرصہ ہو گیا ہے" مگر انہوں نے ایک خلا باز کے ہاتھ پیچھے باندھ رکھے ہیں"

اب عنبر نے بھی دیکھا کہ جس آدمی کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ وہ آگے آگے تھا۔ ان کے پیچھے دو لمبی ڈاڑھیوں والے خلا باز تھے جن کے ہاتھوں میں لمبے لمبے چاقو تھے وہ قیدی خلا باز کو آگے لگائے درختوں کی طرف چلے گئے

عنبر نے کہا۔

"ناگ تم جا کر پتہ کرو کہ یہ قیدی خلاباز کو کہاں لے جا رہے ہیں"

ناگ بولا۔

"تم اسی جگہ ٹھہرنا۔ میں ابھی سراغ لگا کر واپس آتا ہوں"

یہ کہہ کر ناگ نے سانپ کی شکل اختیار کی اور زمین پر رینگتا ہوا ان درختوں کی طرف چلا جدھر قیدی خلا باز کو لے جایا گیا تھا۔ ناگ چھوٹے بڑے پتھروں کے بیچ میں سے رینگتا چلا جا رہا تھا۔ ابھی وہ درختوں کے جھنڈ سے

دور ہی تھا کہ اسے ایک انسانی چیخ سنائی دی۔ ناگ وہیں رک گیا۔ پھر خاموشی چھا گئی۔

یہ چیخ عنبر نے بھی سن لی تھی مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

ناگ تیزی سے رینگنے لگا۔ اسے شک گزرا کہ لمبی ڈاڑھیوں والے خلا بازوں نے ضرور قیدی خلا باز کو مار ڈالا ہے۔ وہ جلدی جلدی درختوں کی طرف جانے لگا۔

جب وہ درختوں کے پاس پہنچا تو اس نے ایک ہیبت ناک منظر دیکھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ درختوں کے درمیان، جھونپڑیوں کے آگے آگ جل رہی ہے۔ اس کے ارد گرد کچھ اور لمبی ڈاڑھیوں والے خلا باز جن میں ایک عورت بھی ہے بیٹھے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں کھانا کھانے والے چھریاں کانٹے ہیں اور وہ آگ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

آگ کے الاؤ کے ایک ایک لوہے کے لمبے ڈنڈے کے ساتھ ایک مردہ آدمی کو زنجیر سے باندھ رکھا ہے اور اسے گھما پھرا کر آگ پر بھونا جا رہا ہے۔ ناگ یہ خوفناک منظر دیکھ کر کانپ گیا۔ یہ لوگ قیدی خلا باز کو قتل کرنے کے بعد اسے بھون کر کھانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

ناگ وہاں سے واپس آ گیا۔

اس نے عنبر کو سارا واقعہ سنایا تو عنبر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"معلوم ہوتا ہے اِن خلا بازوں کے پاس خوراک ختم ہو گئی ہے اور یہاں بھی خوراک نہیں مل رہی اور اب انہوں نے اپنے کمزور یا بیمار ساتھیوں کو بھون کر کھانا شروع کر دیا ہے۔"

ناگ بولا۔

"انہیں اس بھیانک کام سے روکنا چاہیئے عنبر!"

عنبر نے کہا۔

"لیکن ہم انہیں خوراک کہاں سے لا کر دیں گے؟ اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں بھی ہلاک کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے تو وہ ہلاک نہ کر سکیں گے لیکن تمہاری جان خطرے میں پڑ سکتی ہے ناگ"

ناگ نے کہا۔

"کچھ بھی ہو یہ انسانیت کش فعل ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ان خلا بازوں میں ایک عورت بھی ہے جس کے بال سنہری ہیں۔ وہ بھی امریکی عورت معلوم ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کل کو اس کی باری بھی آجائے۔"

عنبر کہنے لگا۔

"ایسا کرتے ہیں کہ تم سانپ یا پرندہ بن کر درختوں

کے جھنڈ میں کسی ایک درخت پر بسیرا کر لو۔ اور میں ان لوگوں کے بیچ میں جاتا ہوں اور انہیں یہ کہتا ہوں کہ میں زمین سے آیا ہوں۔ نہ میں پر مریخ والوں نے حملہ کر دیا ہے۔ اور میں ان کی ایک لیبارٹری میں غلطی سے داخل ہو گیا اور غائب ہو کر یہاں پہنچ گیا۔ پھر میں ان میں رہ کر پتہ کروں گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں اور اپنے ساتھیوں کو مار کر ان کا گوشت کیوں کھا رہے ہیں"

ناگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں وہ درخت دکھائے دیتا ہوں جہاں میں چھوٹا عقاب بن کر رہوں گا۔ اور تم سے رات کے وقت آکر ملا کروں گا۔"

عنبر اور ناگ ایک چکر لگا کر خلائی شٹل سے بچتے ہوئے درختوں کے پاس آگئے۔ یہ درخت ایسے تھے کہ ان پر نوکیلے پتے ہی پتے تھے۔ پھل نہیں تھا۔ ناگ نے ایک بڑے درخت کی طرف اشارہ کیا اور بولا۔

"میں اس درخت کی شاخوں میں بسیرا کرنے لگا ہوں۔ تم ان لوگوں کے پاس جا کر تحقیق کرو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہر حال میں تمہیں اسی جگہ ملوں گا"

ناگ نے عقاب کی شکل بدلی اور اُڑ کر درخت کی گھنی شاخوں میں جا کر چھپ گیا۔ عنبر نے خدا کا نام لیا اور ان جھونپڑیوں کی طرف چل پڑا۔ جن کے سامنے آگ کا آلاؤ روشن تھا اور وہاں بیٹھے ہوئے لمبی ڈاڑھیوں والے سفید فام غلا بار بھونے ہوئے مُردے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ عنبر کو یہ منظر بڑا مکروہ لگا اور وہ ایک درخت کے پیچھے دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔ وہ یہ غیر انسانی منظر نہیں دیکھ سکتا تھا تھا

اِسے دوسری طرف منہ کیے بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اچانک کسی نے اس کی گردن پہ چاقو رکھ دیا اور ایک چیخ مار کر انگریزی میں کہا۔

"اگلے ہفتے کے کھانے کا بندوبست ہو گیا دوستو! مجھے ایک آدمی مل گیا ہے"

عنبر نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کے سر پہ ایک لمبی ڈاڑھی اور وحشتناک آنکھوں والا پہلوان ٹائپ امریکی کھڑا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔ عنبر نے کوئی حرکت نہ کی۔ اس امریکی کی آواز سن کر دوسرے لمبی ڈاڑھیوں والے امریکی بھی وہاں دوڑ کر آ گئے۔ وہ عنبر کو پکڑ کر آلاؤ کے پاس لے گئے۔ ہر کوئی اسے تعجب

سے دیکھ رہا تھا۔ عنبر نے انگریزی میں کہا۔

"میں زمین سے آیا ہوں"

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے؟"

ایک سفید بالوں والے امریکی نے پوچھا۔ اس امریکی کے بال اگرچہ سفید تھے مگر جسم مضبوط تھا۔ اور وہ اتنا بوڑھا نہیں تھا۔ اس کا خلائی لباس بھی جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ عنبر نے من گھڑت کہانی دہرادی

"ہماری زمین پر ایٹمی جنگ کے بعد مریخ کی مخلوق آ گئی۔ انہوں نے افریقہ میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا اور وہاں سے زمین پر بچے کھچے انسانوں کا شکار شروع کر دیا"

سفید بالوں والا امریکی عنبر کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

"وہ ——— انسانوں کا شکار کیوں کر رہے تھے؟"

عنبر نے کہا۔

"وہاں کے قبیلے والوں کا کہنا تھا کہ وہ انسانوں کے جسم سے کیلشیم نکال کر جمع کر رہے ہیں۔ اور مردہ انسانوں کا کوئی مرکب تیار کر رہے ہیں"

ایک موٹی گردن والے بیٹے نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مگر تم یہاں خلا میں سے گزر کر کیسے پہنچے؟
کیا تم کسی خلائی راکٹ پر آئے ہو؟"
عنبر نے کہا۔
"نہیں میرے ساتھ ایک عجیب حادثہ ہوا
ہے۔ میں زمین پر باقی بچے ہوئے انسانوں
کی بھلائی کے لیے ایک رات مریخ والوں کے
ہیڈ کوارٹر میں گھس گیا۔ میرا ارادہ ان کی لیبارٹری
کو تباہ کر کے انسانوں کو ان کے ظلم سے نجات
دلانا تھا۔ میں ایک لیبارٹری میں داخل ہوا۔
تو وہاں ایک سلنڈر میں روشنی ہو رہی تھی۔
جونہی میں اس سلنڈر کے قریب سے گزرا۔
تو روشنی مجھ پر پڑی۔ اور میں بے ہوش ہو
گیا۔ ہوش میں آیا تو میں ان درختوں میں آپ
کے پاس بیٹھا تھا"
سفید بالوں والا امریکی اور دوسرے خلا باز ایک دوسرے
کی طرف دیکھنے لگے۔ موٹی گردن والے خلا باز کا نام
پنج تھا۔ وہ شکل ہی سے خرہ لگتا تھا۔ پنج نے سفید
بالوں والے سے کہا۔
"سٹون! تمہارا کیا خیال ہے؟"
سفید بالوں والے کا نام سٹون تھا اور وہ ان سب میں
سنجیدہ آدمی تھا۔ اور سائنس دان لگتا تھا۔ سٹون نے کہا۔
"میرے خیال میں یہ بیم اپ ہوا ہے۔ مریخ
کی لیبارٹری میں وہ ایکس ریز تھیں جن میں سے
گزر کر یہ شخص ایٹمی اور الیکٹرون میں تبدیل ہو
کر یہاں پہنچ گیا ہے"
پھر اس نے عنبر سے پوچھا۔
"تمہارا نام کیا ہے اور تم کہاں کے رہنے والے
ہو؟"
عنبر نے کہا۔
"میرا نام عنبر ہے۔ میں ملک مصر کا سیاح
ہوں۔ افریقہ کے جنگلوں میں سیاحت کرتے
آیا تھا کہ تیسری ایٹمی جنگ چھڑ گئی۔ پھر ساری
دنیا تباہ ہوگئی۔ میں نے ایک غار میں چھپ
کر جان بچائی"
پنج نے پوچھا۔
"کیا ہماری دنیا پر کوئی ملک باقی نہیں بچا
تھا؟"
"نہیں" عنبر نے کہا "ہماری دنیا پر ایٹم بموں
اور میزائلوں کی بارش ہوئی تھی۔ کچھ باقی نہیں
بچا۔ سارے شہر کھنڈر بن گئے۔ کہیں کہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنگلوں میں کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں جو پھر سے
اپنی زندگی شروع کر رہے ہیں مگر یہ لوگ
غاروں کے رہنے والے انسانوں سے ملتے
جلتے ہیں۔"

امریکی خلاباز عورت بھی وہاں آگئی تھی اور عنبر کو غور
سے تک رہی تھی۔ دوسرے وحشی امریکی بھی عنبر کے
گرد جمع ہو گئے۔ سفید بالوں والے مسٹر سٹون نے عنبر
کے سوال پر بتایا۔

"جس وقت دنیا میں عالمی ایٹمی جنگ چھڑی اس
وقت ہم اپنی خلائی شٹل کے ساتھ زمین کے
گرد خلا میں گردش کر رہے تھے۔ پھر خلائی
جنگ شروع ہو گئی۔ خلا میں امریکہ اور روس
کے مصنوعی سیاروں نے ایک دوسرے پر
لیزر شعاعیں پھینکنی شروع کیں اور ہمارے دیکھتے
دیکھتے کئی مصنوعی سیارے تباہ ہو گئے۔ پھر
زمین پر لیزر شعاعیں پڑیں اور ہم نے کئی ملکوں
میں آگ لگتے دیکھی۔ ایک روسی سیارچے
نے ہم پر بھی حملہ کر دیا۔ ہم خلائی شٹل
کو لے کر خلا میں ایک طرف بھاگے۔ مگر ہماری

بد قسمتی سے ہماری خلائی شٹل مدار سے نکل
گئی۔ اور خلا کے سیاروں نے اسے اپنی
طرف کھینچنا شروع کر دیا اور پھر ہم دیکھتے
دیکھتے اپنی دنیا سے اتنی دُور نکل آئے کہ ہمیں
اپنی دنیا ایک چھوٹے سے سیارے کی طرح
چمکتی نظر آنے لگی۔ خلاء میں کئی ماہ سفر کرنے
کے بعد آخر ہمیں یہ سیارہ نظر آیا اور ہم
یہاں اُتر پڑے۔ ہمارے پاس جو خوراک تھی
وہ ختم ہو گئی۔ ہم دو برس سے یہاں پڑے
ہیں۔ جھیل کا پانی پیتے ہیں۔ ان درختوں کے
پتے زہریلے ہیں۔ ہم انہیں نہیں کھا سکتے۔ ہم
مجبوراً اپنے ان آدمیوں کو بھون کر کھا جاتے
ہیں جو بیمار پڑ جاتے ہیں یا مر جاتے ہیں۔"

عنبر نے یہ نہ پوچھا کہ وہ ابھی ابھی جس آدمی کو بھون
کر کھا رہے تھے وہ بیمار نہیں تھا بلکہ یہ لوگ اس کے
ہاتھ پیچھے باندھ کر لائے تھے اور اسے انہوں نے خنجر
سے ہلاک کیا تھا۔ جس کی چیخ عنبر نے صاف سنی
تھی۔ عنبر نے کہا۔

"آپ لوگ کب تک اپنے بیمار اور مردہ ساتھیوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا گوشت کھاتے رہیں گے؟"

موٹی گردن والا قہقہہ لگا کر بولا۔

"ابھی تو ہمیں ایک زندہ انسان مل گیا ہے۔ ہم اس کی دعوت اڑائیں گے"

سارے خلاباز وحشی انسانوں کی طرح ہنسنے لگے۔ دو برس کی تنہا اور تکلیف دہ خلائی زندگی نے انہیں وحشی بنا دیا تھا۔ سب عنبر کو گھور رہے تھے۔ ایک بولا۔

"اس نوجوان کو ہم پرسوں بھون کر کھائیں گے۔ ابھی ہمارے پیٹ بھرے ہوئے ہیں"

سفید بالوں والے مسٹر سٹون نے چونک کر اس خلاباز کی طرف دیکھا اور کہا۔

"یہ ہمارا مہمان ہے۔ ہمیں اس کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے"

سارے خلاباز سفید بالوں والے کو گالیاں دینے لگے۔ موٹی گردن والا چیخ چیخ کر بولا۔

"مسٹر سٹون! بہتر ہے کہ تم ہمارے معاملے میں دخل نہ دو۔ نہیں تو ہم تمہیں بھی کھا جائیں گے"

خلاباز عورت نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش کیا

اور کہا۔

"شور مت کرو دوستو! ہم اس مہمان کو پرسوں کھائیں گے۔ ابھی دو روز کے لیے ہمارے پاس انسانی گوشت موجود ہے۔ اس کو قید میں ڈال دو"

سب خوشی سے نعرے لگانے لگے۔ عنبر خاموش رہا۔ انہوں نے عنبر کو رسیوں میں جکڑ کر ایک جھونپڑی میں ڈال دیا اور باہر دو خلاباز پہرے پر لگا دیئے۔ چند گز کے فاصلے پر درخت پر بیٹھا ناگ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور سن رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یہ آدم خور خلاباز عنبر کو رسیوں میں جکڑ کر ایک جھونپڑی کی طرف لے گئے۔ ناگ سمجھ گیا کہ عنبر نے اگر کوئی حملہ وغیرہ نہیں کیا تو وہ کسی خاص وجہ سے خاموش ہے۔ وہ چپکے سے درخت پر بیٹھا رہا۔

جب رات کا اندھیرا پہاڑوں طرف چھا گیا اور وحشی خلاباز اپنی اپنی جھونپڑیوں میں جا کر سو گئے تو ناگ نے ایک سائے کو جھونپڑی کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ناگ بھی سانپ کی شکل میں درخت سے نیچے اتر کر جھونپڑی کی طرف رینگنے لگا۔ انسانی سایہ اندھیرے میں جھونپڑی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیچھے کی طرف چلا گیا۔ کیونکہ جھونپڑی کے سامنے دروازے پر دو آدم خور خلا باز پہرہ دے رہے تھے۔

ناگ بھی جھونپڑی کے پچھواڑے آ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت جھونپڑی کی طرف پھونک پھونک کر قدم رکھتی بڑھ رہی ہے۔ ناگ نے اسے پہچان لیا۔ یہ وہی سنہری بالوں والی خلا باز امریکی عورت تھی۔ جس نے اعلان کیا تھا کہ عنبر کو دو روز بعد بھون کر کھایا جائے گا۔ ناگ کو خیال آیا کہ کہیں یہ عنبر پر حملہ کرنے تو نہیں جا رہی ہے؟ مگر وہ مطمئن تھا۔ کیونکہ عنبر مر نہیں سکتا تھا۔ پھر بھی وہ یہ معلوم کرنے کے لیے آگے بڑھا کہ یہ عورت عنبر کے پاس کس لیے جا رہی ہے۔ خلا باز عورت جھونپڑی کی دیوار کے پاس جا کر رک گئی۔

اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر ایک جگہ سے
کے درختوں کی شاخوں سے بنی ہوئی دیوار کو ایک جگہ سے ہٹایا اور اندر داخل ہو گئی۔ ناگ نے دیوار کی شاخوں میں سے گردن نکال کر جھونپڑی کے اندر دیکھا۔

عنبر جھونپڑی میں رسیوں میں جکڑا ہوا پڑا تھا۔ مگر عنبر نے اتنا ضرور کیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کی رسیاں کھول ڈالی تھیں۔ اور بڑے آرام سے فرش پر بیٹھا کسی سوچ

میں گم تھا۔ اس نے خلا باز عورت کو دیوار کے سوراخ میں سے آتے دیکھا تو بولا۔

"کیا تم آج رات ہی مجھے ہلاک کر ڈالو گے؟ تم نے تو کہا تھا کہ ...."

خلا باز عورت نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر آہستہ سے کہا۔

"خاموش رہو۔ باہر پہرے دار سُن لیں گے۔"

ناگ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس عورت کی نیت بری نہیں ہے۔ عنبر خاموش ہو گیا۔ خلا باز عورت نے پہلا کام یہ کیا کہ عنبر کی رسیاں کھول ڈالیں۔ اور آہستہ سے کہا۔

"میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔"

عنبر کو لے کر خلا باز عورت جھونپڑی سے باہر نکل آئی۔ درختوں میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اس نے عنبر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ عنبر اس کے پیچھے پیچھے درختوں میں چلنے لگا۔ ناگ بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہو گیا۔ خلائی عورت عنبر کو لے کر جھونپڑیوں سے جب کافی دور نکل گئی تو آگے جھیل کا مشرقی کنارا آ گیا۔ یہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک کھڈ نیچے کو اتر رہی تھی۔ خلائی عورت نے عنبر سے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔"

عنبر خاموشی سے خلاباز عورت کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے ناگ تھا۔ عنبر کو ناگ کی خوشبو اپنے پیچھے سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ ناگ اس کے عقب میں چلا آرہا ہے۔

کھڈ کافی گہری تھی۔ اس کی ڈھلان زیادہ خطرناک نہیں تھی۔ ایک جگہ کھڈ کے اندر دیوار میں گھنی جھاڑیاں اُگی تھیں۔ خلاباز عورت نے جھاڑیوں کو ایک طرف ہٹایا تو اس کے پیچھے ایک غار نمودار ہوا۔ خلاباز عورت نے کہا۔

"اندر آجاؤ۔"

عنبر غار میں چلا گیا۔ ناگ بھی تھوڑا سا فاصلہ ڈال کر اندر داخل ہو گیا۔

غار میں اندھیرا تھا۔ خلاباز عورت نے جیب سے ایک موم بتی نکال کر روشن کی اور اسے ایک پتھر پر رکھ دیا۔ ناگ ایک پتھر کے پیچھے چھپ گیا۔ عنبر نے دیکھا کہ غار کی چھت زیادہ اونچی نہیں تھی اور اس میں سے نوکیلے پتھر باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ فرش پر بھی نوکیلے اور گول سیاہ پتھر پھیلے تھے۔ عنبر نے پوچھا۔

"تم مجھے یہاں کس لیے لائی ہو؟"

خلاباز امریکی عورت نے اپنے سنہری بالوں کو ہاتھ سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"عنبر یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گیا کہ میں تمہیں ان وحشی خلابازوں سے بچا کر یہاں لائی ہوں۔"

عنبر نے کہا۔

"لیکن شام کو تم نے ہی میرے بارے میں اعلان کیا تھا کہ مجھے پرسوں قتل کر دیا جائے گا۔"

خلاباز عورت نے کہا۔

"اگر میں یہ نہ کہتی تو وہ لوگ اتنے بے قابو ہو رہے تھے کہ شاید تمہیں کل شام ہی قتل کر کے بھون کر کھا جاتے۔"

عنبر نے پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔ اور تم لوگ یہاں کب تک ایک دوسرے کا گوشت کھا کر زندہ رہو گے۔ ایک دن تم سب ختم ہو جاؤ گے۔"

خلاباز امریکی عورت بولی۔

"میرا نام شیلا ہے۔ میں خلاباز عورت ہوں اور نیویارک میں خلائی سائنس کی پروفیسر تھی۔ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنی مرضی سے ہوسٹن کے خلائی مرکز میں ٹریننگ لینے کے بعد خلائی شٹل کی اس آخری مہم پر آئی تھی۔ ہمیں کیا خبر تھی کہ پیچھے دنیا میں تیسری ایٹمی جنگ چھڑ جائے گی اور ہم ہمیشہ کے لیے خلا میں بھٹک جائیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"تمہیں یہاں آئے دو برس ہو گئے ہیں۔ تم اب تک کیا کھاتے رہے ہو؟ دو برس میں تو تم سب کو ختم ہو جانا چاہیے تھا۔"

خلا باز عورت شیلا نے کہا۔

"شروع میں یہاں ایک خاص قسم کا پودا اُگتا تھا ہم اس کی جڑیں کھا کر گزارہ کرتے رہے۔ پھر یہ پودا بھی ختم ہو گیا۔ ہماری خوراک بھی ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ہم میں سے ایک خلا باز مر گیا۔ ہم نے اس کو بھونا اور کھا گئے۔ پھر ہم نے یہ کرنا شروع کیا کہ جو خلا باز بیمار پڑتا اسے مار کر کھا جاتے۔ اب تک ہم سات خلا باز ساتھیوں کو کھا چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہم یہاں ایک خاص قسم کی گھاس اُگانے میں کامیاب ہو گئے۔ جو کسی حد تک ہماری بھوک

مٹا دیتی ہے مگر ہمیں انسانی گوشت کی عادت پڑ گئی ہے۔ اگرچہ میں نے انسانی گوشت زیادہ نہیں کھایا۔ اور میں اسے پسند بھی نہیں کرتی مگر میرے ساتھی وحشی ہو گئے ہیں۔ وہ گھاس نہیں کھاتے اور ایک دوسرے کے بیمار پڑنے یا مرنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ کہ کب کوئی ذرا سا بیمار پڑے اور وہ اُسے مار کر کھا جائیں۔"

عنبر نے کہا۔

"تم لوگوں نے یہاں جو گھاس اُگایا ہے کیا وہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے؟"

خلا باز عورت شیلا کہنے لگی۔

"نہیں، وہ بہت کم اُگتا ہے۔ دوسرے اُس میں اتنی غذائیت نہیں ہے۔ اور پھر اب ہمارے ساتھی انسانی گوشت کو پسند کرنے لگے ہیں۔ ہم اس وقت کل دس آدمی رہ گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ دو تین ماہ کے اندر اندر یہ لوگ ایک دوسرے کی تکا بوٹی کر دیں گے۔"

عنبر نے اب سوال کیا۔

"تم نے مجھے کیوں بچایا ہے۔ کیا تم میرا گوشت کھانا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پسند نہیں کرتی ہو؟"
خلا بانہ عورت شیلا مسکرائی اور بولی۔
"تم مجھے اچھے لگے تھے۔ اس لیے میں نے فیصلہ کر لیا کہ تمہیں اپنے ساتھی آدم خور انسانی درندوں کا شکار نہیں ہونے دوں گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آدم خور نہیں ہوں اگر کبھی اپنے کسی مردہ ساتھی کا گوشت کھایا بھی ہے تو سخت مجبوری کی وجہ سے کھایا ہے۔ کیونکہ میں مرنا نہیں چاہتی۔ اس کے باوجود میں خاص گھاس پہ ہی گزارہ کرتی ہوں"
ناگ خاموشی سے پتھر کے پیچھے چھپا شیلا کی گفتگو سن رہا تھا۔ عنبر نے کہا۔
"مجھے لگتا ہے کہ سفید بالوں والا مسٹر سٹوان بھی انسانی گوشت کو پسند نہیں کرتا"
شیلا بولی۔
"مسٹر سٹوان ہمارا لیڈر ہے۔ مگر وہ بے بس ہے۔ اس کے ساتھی خلا باز وحشی درندے بن چکے ہیں۔ مسٹر سٹوان نہیں چاہتا کہ ہم اپنے بیمار ساتھیوں کو ہلاک کر کے انہیں بھون کر کھا جائیں۔ مگر وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ اسے بھی زندہ

نہیں چھوڑیں گے"
عنبر نے کہا۔
"آخر تم کب تک یہاں زندہ رہ سکو گے؟ کیا تم نے کبھی واپس اپنی زمین پر جانے کی کوشش نہیں کی؟"
شیلا بولی۔
"ہماری خلائی شٹل کا ایندھن خلا میں ہی سفر کرتے ہوئے ختم ہو گیا تھا۔ ایندھن کے بغیر ہم یہاں سے نہیں اڑ سکتے"
عنبر نے پوچھا۔
"کیا تم لوگوں نے اس سیارے پر گھوم پھر کر دیکھا ہے اس سیارے پر دوسری کوئی مخلوق نہیں رہتی؟"
شیلا نے کہا۔
"ہم سیارے کی دوسری طرف نہیں گئے۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی سواری نہیں ہے۔ ہمیں یہاں دو برس گزر گئے ہیں۔ اگر اس سیارے پر کوئی مخلوق آباد ہوتی تو کم از کم وہ ہی ہماری طرف آتی"
عنبر نے کہا۔
"میں تمہاری ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم میری جان بچا کر مجھے یہاں لے آئی ہو۔ لیکن جب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم آ گئے ہو۔ میں جاتی ہوں۔ کل رات آؤں گی۔
تم یہاں سے ہرگز باہر مت نکلنا۔"
یہ کہہ کر خلا باز عورت شیلا غار سے چلی گئی۔
اس کے جاتے ہی ناگ انسانی شکل میں عنبر کے سامنے آ گیا اور مسکرا کر بولا۔
"معلوم ہوتا ہے یہ امریکی عورت تم پر عاشق ہو گئی ہے۔"
عنبر بھی مسکرانے لگا اور بولا۔
"ناگ! عشق و محبت کی باتوں کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ تو بے کار لوگ کیا کرتے ہیں ہم تو صرف اپنے دوستوں اور بہن بھائیوں سے ہی سے محبت کرتے ہیں۔"
ناگ عنبر کے قریب بیٹھ گیا۔ اور بولا۔
"یہ تو تم ٹھیک کہتے ہو مگر سوال یہ ہے کہ وہ اپنی جان بچانے کے لیے تمہیں یہاں سے فرار ہونے پر مجبور کر رہی ہے۔ ظاہر ہے تم انکار نہیں کرو گے۔"
عنبر نے کہا۔
"میں کیسے انکار کر سکتا ہوں ناگ؟ یہ ایک عورت

تمہارے ساتھی آدم خور خلا بازوں کو معلوم ہوا کہ میں فرار ہو گیا ہوں تو کیا وہ میری تلاش میں یہاں نہیں آ جائیں گے؟"
شیلا نے کہا۔
"یہ خفیہ غار ہے۔ اس کا سوائے میری ذات کے اور کسی کو علم نہیں ہے۔ تم کچھ روز اسی جگہ چھپے رہو۔ میں تمہیں رات کے اندھیرے میں غذائی گھاس لا کر دے دیا کروں گی۔ اور پانی بھی تمہارے پاس رکھ جاؤں گی۔ پھر ہم کسی دن یہاں سے فرار ہو کر سیارے کی دوسری جانب چلے جائیں گے؟"
عنبر نے مسکرا کر کہا۔
"تم میرے ساتھ فرار کیوں ہونا چاہتی ہو؟"
شیلا نے کہا۔
"اس لیے کہ میں اپنے آدم خور ساتھیوں سے جان بچا کر بھاگ جانا چاہتی ہوں۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ اگر میں ذرا سا بھی بیمار ہوئی تو یہ لوگ مجھے بھون کر کھا جائیں گے۔ میں اکیلی فرار نہیں ہو سکتی تھی۔ مجھے کسی مرد کی ضرورت تھی جو میری حفاظت کر سکے میری خوش قسمتی ہے کہ دنیا سے
کی زندگی کا معاملہ ہے۔ اگر وہ یہاں رہی تو اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھی اِسے بھی ایک دن ہڑپ کر جائیں گے"

ناگ کہنے لگا۔

"وہ اس طرح سے تو ہمیں دوسرے آدمیوں کو بھی بچانا چاہیئے"

عنبر نے ناگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"دوسرے کسی خلا باز آدم خور نے مجھے شیلا کی طرح یہاں سے بھاگنے کے لیے نہیں کہا۔ بلکہ وہ تو سارے کے سارے آدم خور ہو چکے ہیں۔ شیلا نے مجھ سے مدد کی درخواست کی ہے۔ اور میں اس کی ضرور مدد کروں گا۔ کیا تمہیں مجھ سے اتفاق نہیں؟"

ناگ بولا۔

"میں تجھ سے اتفاق کرتا ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم خود یہاں خطرے میں ہیں اور اس وقت ہمیں، ماریا کیٹی اور تھیو ساگ کی تلاش ہے ہم کو انہیں تلاش کرنا چاہیئے"

عنبر نے کہا۔

"یہ بھی ماریا اور کیٹی کی تلاش کا ایک حصہ ہے۔ ہم کسی دوسرے انسان کی مدد کریں گے۔

تو خدا بھی ہماری مدد کرے گا۔ ہو سکتا ہے۔ اس سیارے کی دوسری جانب ہماری ملاقات ماریا یا کیٹی سے ہو جائے"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عنبر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ وہ ہزاروں سال سے سفر کر رہے تھے۔ اس سفر میں وہ ایک دوسرے سے کئی بار جدا ہو گئے تھے۔ اور پھر دوسروں کی مدد کرتے ہوئے دوبارہ ایک دوسرے سے آن ملے تھے۔ یہ سچ ہے کہ اس دنیا میں ہر انسان کو دوسرے انسان کی مصیبت میں مدد کرنی چاہیئے

ناگ نے کہا۔

"اگر کسی طرح خلائی شٹل دوبارہ استعمال کے قابل ہو جائے۔ تو ہم اسے لے کر کسی دوسرے سیارے پر بھی جا کر ماریا کیٹی کو تلاش کر سکتے ہیں"

عنبر نے کہا۔

"خلائی شٹل خراب نہیں ہے۔ اس کا ایندھن نہیں ہے۔ اگر ایندھن مل جائے تو اسے دوبارہ خلا میں اُڑایا جا سکتا ہے۔ مگر یہاں سے ایندھن کیسے ملے گا؟"

ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیوں نہ میں اس سیارے کے کسی سانپ کو بلا کر اس سے پوچھوں کہ یہاں زمین کے اندر پٹرول یا مائع گیس موجود ہے؟ اگر ہو تو ہم اسے خلائی شٹل میں استعمال کر سکتے ہیں۔"

عنبر بولا۔

"کوشش کر کے دیکھ لو۔"

ناگ نے کہا۔

"میرے ساتھ غار سے باہر آجاؤ۔ ستاروں کی روشنی میں کسی سانپ کو بلاتے ہیں۔"

عنبر اور ناگ غار سے باہر آگئے۔ ناگ نے منہ سے پھنکار ایسی آواز نکال کر سانپ کی زبان میں کہا۔

"اگر یہاں کوئی سانپ ہے تو ظاہر ہو کر میرے سامنے حاضر ہو۔ میں ناگ دیوتا بول رہا ہوں۔"

عنبر اور ناگ ستاروں کی روشنی میں غور سے دیکھنے لگے۔ قریب ہی جھاڑیوں میں حرکت ہوئی اور انہوں نے ایک عجیب سی چیز کو جھاڑیوں سے نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔

(ختم)

پھر کیا ہوا، جاننے کے لیے قسط نمبر ۱۱۲
"خلائی مخلوق" پڑھیے۔

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی ۴/۵۰

۱۰۲ نیلی خلائی شیطان ۴/۵۰

۱۰۳ ماریا دوزخ میں ۴/۵۰

۱۰۴ خلائی کمرہ ۴/۵۰

۱۰۵ مُردوں کا سیّارہ ۴/۵۰

۱۰۶ خونخوار انسانی کھوپڑی ۴/۵۰

۱۰۷ خطرناک طلسمی روشنی ۴/۵۰

۱۰۸ ہیبت ناک قلعہ ۴/۵۰

۱۰۹ نیلی شیشہ ۴/۵۰

۱۱۰ ماتا دیوی کا گدھ ۴/۵۰

۱۱۱ آدھی عورت آدھا سانپ ۴/۵۰

۱۱۲ خلائی مخلوق

ناگ ماریا کیپٹن اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرأ
شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸